بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَد نَصَرَکُمُ اللّٰہ بِبَدرٍ وَّاَنتُم اذِلَّۃ

جلد 47
شمارہ 4

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal
Registration
No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

22؍رمضان 1418 ہجری 22؍صلح 1378ہش 22؍جنوری 1998ء

اخبار احمدیہ

لندن ۱۵؍ جنوری (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

رمضان کے ان مبارک ایام میں حضور مسجد فضل لندن میں سورۃ نساء سے قرآن مجید کا درس ارشاد فرمارہے ہیں۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کا ہر آن حامی وناصر ہو۔

میں اس دنیا میں اس وقت خدا تعالیٰ کا نمائندہ بن کر اسلام کی خدمت پر مامور ہوں

یہ صدی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دشمنان احمدیت کی پوری ناکامی ونامرادی کی صدی بن کر ڈوبے

اور

نئی صدی احمدیت کی نئی شان کا سورج لیکر ابھرے۔ یہ وہ دعائیں ہیں جو اس رمضان میں میں چاہتا ہوں

آغاز سے اب تک پاکستان کی ساری تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ سال ۹۷ء میں جس کثرت کے ساتھ مُلّا ہلاک ہوا ہے اور غیر طبعی موت مرا ہے اور بعض مُلّاؤں کی لاشیں کتّوں کی طرح بازاروں میں گھسیٹی گئیں یہ بات بتا رہی ہے کہ ہماری مباہلہ کی دعا اللہ نے اپنے فضل سے قبول فرمائی۔

سال ۹۷ء کے مباہلہ کا ایمان افروز تذکرہ۔ اور سال ۹۸ء میں دعائے مباہلہ کو جاری رکھنے کی نصیحت

لندن ۹؍ جنوری (ایم ٹی اے) آج لنڈن میں ۱۰؍رمضان المبارک کے دن سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا طاہر احمد صاحب خلیفہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۹۷ء میں دعائے مباہلہ کے نتیجہ میں جماعت کو ملنے والی ترقیات اور دشمنان احمدیت کی واضح ناکامیوں کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو تلقین فرمائی ہے کہ وہ اس دُعا کو اس سال کے رمضان میں بھی جاری رکھیں۔ حضور انور نے آیت کریمہ واذا سالک عبادی عنی۔۔ یرشدون کی تلاوت کرنے بعد فرمایا۔

جماعت احمدیہ اگر اس بنیادی آیت کو اپنا اصول بنائے رکھے تو نا ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہم سے کہیں کسی پہلو سے بھی گریزاں ہو جائے اور اب حضوصیت سے اس رمضان میں اس کی ضرورت ہے یہ جمعہ جو آج طلوع ہوا ہے یہ ایک خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ تمام دنیا کے مولویوں کو جو شرارت میں پیش پیش تھے اور ہیں ان کو میں نے ۱۰؍ جنوری ۱۹۹۷ یعنی اس سے پچھلے سال کے آغاز میں رمضان مبارک ہی میں یہ چیلنج دیا تھا اور آج بھی دس رمضان مبارک ہے تو Friday the 10th بھی دونوں طرح سے پورا اُتر رہا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے اپنی طرف سے وہ ایسے انتظام فرماتا ہے کہ بعض خوشخبریوں کو اس طرح ترتیب دے دیتا ہے کہ صاف دکھائی دیتا ہے کہ ان میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے پس ۱۰ جنوری کو جمعہ کے دن جو میں نے چیلنج دیا تھا آج دس رمضان مبارک میں وہ سال پورا ہو رہا ہے اس سال میں کس حد تک ہمیں کامیابیاں نصیب ہوئیں یہ کھلی کھلی حقیقت ہے کھلی کتاب ہے جسے دشمن بھی پڑھ سکتا ہے پڑھ رہا ہے اور بے چین ہے اور خطرناک جوابی حملوں کی کارروائیاں شروع ہو چکی ہیں اور ان کی تفصیل میں تو سردست تو میں نہیں جاؤں گا اس کے بعد حضور انور نے گزشتہ سال کے چیلنج مباہلہ کے الفاظ خطبہ جمع فرمودہ ۱۰ جنوری ۹۷ سے پڑھ کر سنائے۔

"تم نے معاملات کو آخری حد تک پہنچا دیا ہے اور اس پہلو سے اللہ تمہیں مہلت بھی دے رہا ہے۔ اور بہت دے چکا ہے مگر تمہارے پکڑنے کے دن آئیں گے۔ اور لازماً آئیں گے یہ وہ تقدیر ہے جسے تم ٹال نہیں سکتے" اب پاکستانی

اخبارات اور دنیا بھر کے اخبارات کی رو سے جب میں اعداد و شمار آپ کو سناؤں گا تو آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ دن آگئے ہیں کہ نہیں آئے۔ بالکل کھلی کھلی حقیقت ہے "مگر تمہارے پکڑنے کے دن آئیں گے اور لازماً آئیں گے یہ وہ تقدیر ہے جسے تم ٹال نہیں سکتے میں آج اس جمعہ میں اعلان کرتا ہوں کہ لازماً تم پر ذلتوں کی مار پڑنے والی ہے" پھر فرمایا دشمنان احمدیت کے اپنے اقرار سے میں آپ کو جلسہ سالانہ پر انشاء اللہ دکھاؤں گا کہ ۱۹۹۷ء کا سال سو فیصد اس مباہلے کے حق میں جو جماعت احمدیہ نے پیش کیا تھا گواہی دے چکا ہے اور ان گواہیوں کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا ایک دوسرے کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ تم پر ذلت کی مار پڑے گی اور یہی مار ہے جو انشاء اللہ اگلے سال میں بھی جاری رہے گی اس تقدیر کو بدل کے دکھاؤ تب میں اس بات کو قابل قبول سمجھوں گا کہ تم سے مزید گفتگو کی جائے یا نہ کی جائے۔ حضور اقدس نے فرمایا جہاں تک جماعت کا تعلق ہے میں نے جماعت کو یہ نصیحت کی تھی "پس اس جمعے پر میں ایک فیصلہ کن رمضان کی توقع رکھتے ہوئے" یہ گذشتہ سال کا رمضان تھا جس کو میں کہہ رہا ہوں کہ فیصلہ کن رمضان ہے "جماعت احمدیہ کو تاکید کرتا ہوں۔ اس رمضان کو خاص طور پر ان دعاؤں کیلئے وقف کردیں اے اللہ تو ہمارے درمیان فیصلہ فرما کر تو احکم الحاکمین ہے تجھ سے بہتر کوئی فیصلہ فرمانے والا نہیں"۔

مجھے یقین ہے کہ جماعت نے اس نصیحت کو پلو سے باندھ لیا اور یہ دعائیں کیں اگر یہ دعائیں نہ کی ہوتیں تو یہ نتیجہ ظاہر نہ ہوتا جو آپ کے سامنے ہے سب دنیا کے سامنے ہے پھر جن لوگوں کے متعلق دعا ہے عامۃ الناس کے مٹائے جانے کی کوئی دعا نہیں بلکہ ہمیشہ میں اس سے گریز کرتا ہوں کہ نعوذ باللہ من ذالک پاکستان کے عوام کے خلاف کوئی بد دعا کروں۔

ہماری تو ہر ممکن کوشش یہ ہے کہ پاکستان کے عوام اپنے ملانوں کی ذلت سے بچائے جائیں اپنے ملانوں کی ذلت کی مار سے بچائے جائیں یہ ان پر پڑنی ہے آخر کیوں کہ جس قسم کے راہنما ہوں آخر ان کی قوم علماء کی بد حرکتوں کے نتائج سے بچ نہیں سکتی یہ وہ سلسلہ ہے جس کے متعلق میں نے یہ بیان کیا تھا اے خدا اب ان سب فراعین کی صف لپیٹ دے جو

(باقی صفحہ 7 کالم نمبر 3 پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان   اداریہ   22 جنوری 1998

پاکستان کا رمضان

مسجدیں خون سے نہا رہی ہیں

گزشتہ سال سے پاکستان میں رمضان عجیب قسم کی بے چینی افراتفری اور خونریزی کے عالم میں گزر رہا ہے۔ گزشتہ سال ۱۸ر جنوری کو عین رمضان کے دنوں میں لاہور سیشن کورٹ کے اندر کئے جانے والے بم دھماکہ میں مسلم سنی تنظیم سپاہ صحابہ کے ۳۰ سرگرم مولویان اور ان کے انتہاپسند مولانا اعظم طارق مارے گئے تھے اور اس سال ٹھیک رمضان میں ہی قیاس کیا جارہا ہے کہ سنی مسلم تنظیم سپاہ صحابہ نے شیعوں سے اس کا انتقام لیا ہے۔

اس حالیہ واردات میں جو اتوار گیارہ جنوری کو ہوئی لاہور کے مومن پورہ کے ایک قبرستان میں دو صد شیعہ اپنے ایک لیڈر کی برسی پر اکٹھے ہو کر قرآن خوانی اور دُعا میں مصروف تھے کہ اچانک ان پر قبرستان کے باہر سے فائرنگ ہوئی جس کے نتیجہ میں ۲۴ افراد موقع پر ہلاک اور ۶۰ شدید زخمی ہوگئے اس تمام واقعہ کے بعد سپاہ صحابہ کے مبینہ دہشت گرد نہایت اطمینان سے فرار ہوگئے اور تاحال پراسرار طور پر لاپتہ ہیں۔

اس واقعہ کے بعد تمام پاکستان میں دہشت کا ماحول پھیل گیا ہے۔ شیعوں نے پنجاب اور سندھ دونوں صوبوں کے بعض مقامات پر سنی مساجد میں بم پھینکے۔ کئی جگہوں پر گولی باری کی وارداتیں بھی ہوئیں ہیں سڑکوں کی ناکہ بندی کی گئی ایک بینک کو آگ لگادی گئی اسی طرح لاہور کارپوریشن کی عمارت میں توڑ پھوڑ کی گئی۔ بعض خبروں کے مطابق شیعوں کے اس قتل عام کی ذمہ داری لشکر جھنگوی نامی سنی دہشت گرد گروپ نے لی ہے انہوں نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ ہم شیعہ مسلمانوں کو ہرگز نہیں بخشیں گے جبکہ شیعوں نے عہد کیا ہے کہ وہ اس قتل عام کا انتقام لیں گے۔ دہشت پسند تنظیم تحریک جعفریہ جو شیعہ مسلمانوں کی حمایتی ہے کے ایک ترجمان محمد آغا علی نے کہا ہے کہ میری پارٹی سنی دہشت پسندوں کے خلاف برابر کا انتقام لینے کی پوزیشن میں ہے اور ہم جلدی ہی ایسا کر دکھائیں گے اُدھر لشکر جھنگوی کے چیف نے ایک خبر رساں ایجنسی کو ٹیلی فون پر بتایا کہ ہم شیعوں کی مسجدوں پر مزید حملے کریں گے۔

آمدہ خبروں کے مطابق پاکستان کے بڑے شہروں میں قریباً تمام مسجدوں پر پولیس کے دستے دن رات پہرہ دے رہے ہیں۔ اخبار ہند سماچار جالندھر ۱۳ر جنوری ۹۸ء کی اشاعت کے مطابق پاکستان میں اچانک ۱۹۹۷ء میں شیعہ سنی فسادات تیزی سے شروع ہو گئے تھے جن میں شیعہ اور سنی انسٹی چیوٹوں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ گزشتہ سال دو صد سے زائد افراد ہلاک ہو گئے تھے اس میں ان دونوں فرقوں کی مسجدیں بھی شامل تھیں جن پر حملے کئے گئے۔

گزشتہ سال پاکستان میں رمضان شیعہ دہشت گردوں کی وجہ سے سخت قسم کی افراتفری اور بے چینی کے عالم میں گزرا لوگ مسجدوں میں آزادی سے فرض نمازیں اور تراویح کی نماز ادا نہیں کر سکے اور اس سال سنی دہشت گردوں کی وجہ سے (جن میں بریلوی۔ دیوبندی وغیرہ فرقوں کے دہشت گرد شامل ہیں) رمضان المبارک عذاب الیم میں گزر رہا ہے۔

گزشتہ سال سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے اپنے ۱۰ر جنوری ۹۷ کے خطبہ جمعہ میں احمدیت کے مخالف علماء کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا اور ان لوگوں نے اس مباہلہ کو قبول کرتے ہوئے ۳۱ر جنوری کو "یوم نجات قادیانیت" کے طور پر منانے کا اعلان کیا تھا کہ اچانک ۱۸ر جنوری کو خدا نے ان یوم نجات منانے والوں سے دنیا کو نجات دے دی۔ اور پھر گزشتہ حج کے مبارک ایام میں جنہوں نے کعبہ کے غلاف کو پکڑ کر قادیانیت کے خاتمہ کیلئے دعا کی تو خدا تعالیٰ نے دوران حج ہی ان کو شدید عذاب میں پکڑا آن کی آن میں حاجیوں کے ستر ہزار خیمے جل کر خاکستر ہو گئے ہزاروں لوگ زخمی ہوگئے اور سینکڑوں جل بھن گئے دراصل یہ ۱۹۹۷ء کے مباہلے کی ایک شدید اور عبرت انگیز پکڑ تھی جس میں ایک طرف اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک طرف کعبہ کے غلاف کو پکڑ کر قادیانیت کے خلاف کی جانے والی دعا کا نتیجہ دکھایا تو دوسری طرف اللہ والوں کو حج سے روکنے کا مزا چکھایا اور چونکہ حج سے روکنے کیلئے پاکستان و ہندوستان ہی سخت تشدد کا مظاہرہ کرتے ہیں اس لئے انہی دونوں ملکوں کے نمائندے زیادہ تر اس عذاب الیم میں گرفتار ہوئے تھے۔ اور اس سال بھی جبکہ ۱۰ر رمضان کو حضور نے ۱۹۹۸ء کے سال کو ۱۹۹۷ء کے مباہلے کے سال کے ساتھ منسلک فرمایا ہے تو اس رمضان میں بھی مخالفین اپنے آپ کو سخت عذاب میں گرفتار دیکھ رہے ہیں۔

پاکستان کی موجودہ حالت پر ایک پاکستانی رسالہ کا دردانگیز تبصرہ ملاحظہ فرمائیں لکھتا ہے۔

"۲۳ر ستمبر اولیائے کرام کا مسکن ملتان شہر میں سورج خونی غسل کر کے طلوع ہوا جس کی کرنوں نے ہر پاکستان کے دل کو زخمی کر کے آنکھوں کو خونی آنسوؤں سے تر کر دیا۔ جامع مسجد الخیر کے درودیوار نمازیوں کے خون اور بھیجوں سے نہا گئے۔۔۔ مسجد کا صحن ان معصوم بچوں کیلئے کربلا کا میدان بنا۔ جو قرآن حفظ کرنے کیلئے والدین سے دور اللہ کریم کے گھر کے مہمان تھے اللہ تعالیٰ کے گھر سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں طلب کی جاتی ہیں آج گولیوں کی تڑتڑاہٹ نے ماؤں کی گودوں کو ویران کر دیا۔ باپ کے دلوں کو دائمی دکھ دے کر قراء اور حفاظ اپنی منازل حاصل کرنے سے پہلے مالک حقیقی کے حضور ہمیشہ کیلئے چلے گئے۔۔۔ عبادت گاہیں میدان حرب بن چکی ہیں ماؤں کے جگر بیٹوں کی جدائی میں پھٹے جا رہے ہیں سہاگ اُجڑ رہے ہیں بہنیں بے آسرا اور بچے یتیم ہو رہے ہیں ہر شہری کو بے چینی اور انتشار گھیرے ہوئے ہے اور کہا جارہا ہے کہ پنجاب میں سکون ہے"۔

(خدام الدین لاہور ۴ر اکتوبر ۹۶ء)

اس کے مقابل پر ایک شیعہ رسالہ نے لکھا۔

"عزاداروں اور بے گناہ شہریوں کو قتل کرنے والے دینی مدرسوں کے طلباء ہیں اور یہ مدرسہ سپاہ صحابہ سے تعلق رکھتا ہے۔ سپاہ صحابہ کے قائدین ایک طرف اس قسم کے سانحات میں ملوث ہونے سے بری الذمہ ہونے کا اعلان کرتے ہیں دوسری طرف انہوں نے ملتِ جعفریہ کو ختم کرنے کیلئے گروپ قائم کر رکھا ہے جن کو بھاری مقدار میں معاوضہ دیا جاتا ہے۔ متذکرہ بالا سے جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اس مقصد کیلئے ان طلباء کو استعمال کیا جاتا ہے جو دو وقت کی روٹی کیلئے دوسروں کے محتاج ہوتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ مسلمانوں کے خلاف منصوبہ بندی مساجد میں کی جاتی ہے تیسرا دہشت گردوں کو نئی نئی گاڑیاں مہیا کی جاتی ہیں۔ چوتھا واردات شروع کرنے سے پہلے دوسرے دینی مدرسوں اور سپاہ صحابہ سے تعلق رکھنے والے افراد کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ان دہشت گردوں کی ہر طرح سے مدد کرے اور یہ وہ امور ہیں جن سے ہماری حکومت اور حکومت کی تمام ایجنسیاں پوری طرح باخبر ہیں۔ پھر مختلف موقعوں پر گرفتار شدگان ملزم بھی اس کی نشاندہی کرتے رہتے ہیں قابل غور امر یہ ہے کہ حکومت دہشت گردوں سے باخبر رہنے کے باوجود ان کے خلاف بھرپور ایکشن کیوں نہیں لیتی؟ ان کی گرفتاری کے بعد ان کو قرار واقعی سزا کیوں نہیں دیتی؟ ایسا لگتا ہے کہ ان دہشت گردوں کی پشت پر کسی ملک کا ہاتھ ہے جو ہر لحاظ سے ان کے ساتھ تعاون کر رہا ہے ورنہ ان مٹھی بھر دہشت گردوں کی کیا جرأت تھی کہ وہ نہتے اور معصوم شہریوں کا قتل عام کرتے۔

ہم ماہنامہ النظر کے توسط سے حکومت سے بھرپور اپیل کرتے ہیں کہ سانحہ میلسی میں ملوث قاتل مولویوں کو سرعام پھانسی دی جائے تاکہ دوسروں کیلئے عبرت ہو۔

(النظر لاہور اکتوبر ۹۶ء)

رمضان کا مہینہ تو مومنوں کیلئے خیر و برکت اور روحانی ترقیات کی باد نسیم لے کر آتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ گزشتہ سال سے پاکستان کا رمضان سرکاری مولویوں اور عوام کیلئے باد سموم کے سخت تھپیڑوں اور عذاب الیم کی پکڑ لا رہا ہے۔ حیرت ہے کہ پاکستان کے دیوبندی۔ بریلوی اور شیعہ مولوی عجیب شیطان ہیں کہ جو رمضان کے مہینے میں بھی نہیں جکڑے جا رہے کیا انہی مولویوں پر پاکستان کے عوام کو فخر ہے کہ انہوں نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے رکھا ہے۔ خدا کیلئے سوچو کہ کہیں یہ معصوم احمدیوں کو عبادت سے روکنے کی سزا تو نہیں کہ آج پاکستان کے عوام۔ نمازوں کی ادائیگی۔ رمضان کی برکتوں اور حج کے تحفظ سے خود کو محروم پا رہے ہیں۔ اے آنکھوں والوں خوب غور سے سوچو!!!

نوٹ: ان تمام واقعات کے مذہبی پہلوؤں پر کسی قدر آئندہ شمارے میں روشنی ڈالی جائے گی۔ انشاءاللہ

منیر احمد خادم ......

(باقی)

ایک احمدی کو زبردستی گاؤں سے نکال دیا گیا

حکومت خاموش تماشائی بنی دیکھتی رہی

(پریس ڈیسک) چک نمبر ۳۶ جنوبی سرگودھا کے ایک احمدی رزاق محمود صاحب جو سرگودھا ضلع کے ناظم اصلاح وارشاد بھی ہیں کے خلاف گھر پر ڈش انٹینا لگانے کی وجہ سے نیز تبلیغ کے جرم میں گاؤں کے مولوی نے سخت اشتعال پھیلا دیا۔ مولوی نے مقامی مسجد میں اشتعال انگیز خطبہ دے کر لوگوں کو اس قدر بھڑکایا کہ وہ نماز کے بعد مشتعل ہو کر ان کے گھر پر حملہ کرنے کیلئے نکلے۔ اور ساتھ ہی اعلان کیا کہ وہ گھر کے اوپر نصب شدہ ڈش انٹینا توڑ دیں گے۔ گاؤں کے ایک سرکردہ شخص محمد ریاض صاحب ذیلدار جو متعصب تو ہیں مگر اس موقعہ پر لوگوں کو سمجھانے میں کامیاب ہوگئے کہ گھر پر حملہ نہ کیا جائے البتہ فیصلہ کیا گیا کہ رزاق محمود صحب کو گاؤں بدر کر دیا جائے۔ مورخہ ۴ر اگست ۱۹۹۷ء کو ان لوگوں نے رزاق محمود صاحب کو بلایا اور کہا کہ ہم دو سال سے تمہاری تبلیغی کارروائیاں دیکھ رہے ہیں اب ہمارا متفقہ فیصلہ ہے کہ تم گھر سے ڈش انٹینا اتار دو اور ایک ہفتہ تک گاؤں چھوڑ دو۔ اگر تم نے خود گاؤں نہ چھوڑا تو ہم تمہیں زبردستی نکال دیں گے۔

اردگرد کے بااثر احمدی زمینداروں کی کوششیں بھی کامیاب نہ ہوئیں۔ چنانچہ مورخہ ۱۲ر اگست کو رزاق محمود صاحب گاؤں چھوڑ کر ربوہ آگئے۔ اس تمام واقعہ کے بارہ میں حکومت کے اہل کار خاموش رہے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن ۹۷-۹-۱۹)

ایک احمدی طالبہ کی کوشش

محترمہ شگفتہ طاہرہ جماعت Eich (جرمنی) سے تعلق رکھتی ہیں انہیں تبلیغ کا بے حد شوق ہے سکول میں اکثر اپنے ساتھی طالبات کو تبلیغ کرتی رہتی ہیں۔ ایک اچھی داعی الی اللہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے نوازا کہ ان کے ذریعہ ان کی ایک ساتھی طالبہ کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ محترمہ شگفتہ طاہرہ آج کل نئی احمدی ہونے والی طالبہ پر زیادہ وقت صرف کر رہی ہیں ان کو وضو۔ نماز۔ اسلامی آداب سکھاتی ہیں اللہ تعالیٰ نئی احمدی ہونے والی طالبہ کو ثبات قدم عطا کرے اور محترمہ شگفتہ طاہرہ پر افضال و برکات نازل کرے اور ان کے ذریعہ مزید سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق ملے۔

خطبہ جمعہ

نماز قائم کرنے کے جو مختلف مراحل ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض اپنے ساتھیوں کی نماز بھی کھڑی کرو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۴/اکتوبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۲۴/اخاء ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اُتلُ ما اُوحيَ اِليكَ منَ الكتٰبِ و اَقِمِ الصّلوٰةَ ۔ اِنَّ الصّلوٰةَ تَنهٰى عنِ الفَحشآءِ وَالمُنكَرِ۔ وَلَذِكرُاللهِ اَكبَرُ۔ وَاللهُ يعلمُ ما تَصنَعُونَ﴾ (سوره العنكبوت آيت ۴۶)۔

گزشتہ دو خطبوں میں میں نے نماز کی طرف جماعت کو توجہ دلائی تھی، نماز باجماعت کی طرف، خصوصیت کے ساتھ ان نمازوں کی طرف جو کاموں کے درمیان پڑتی ہوں جن کی خاص طور پر حفاظت کا قرآن کریم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس سلسلے میں آج یہ تیسرا خطبہ ہے اور اس کو بھی میں نماز ہی کی اہمیت سے متعلق وقف رکھوں گا۔ پھر انشاء اللہ آئندہ جو خطبہ آنے والا ہے اس میں تحریک جدید کا نیا سال شروع ہونا ہے اس کا ذکر ہوگا۔ پھر دوسرے امور بہت سے ہیں جو اپنی توجہ کھینچتے ہیں۔ ضمناً کبھی کبھی نماز کا ذکر آئندہ خطبوں میں بھی چلتا رہے گا کیونکہ یہ بہت اہم مضمون ہے۔ انسانی زندگی کی جان ہے نماز، انسان کو پیدا کرنے کے مقاصد میں سے اول مقصد یہ ہے۔

جس آیت کی آج میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے یہ سورہ العنکبوت کی چھیالیسویں آیت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اُتلُ ما اُوحيَ اِليكَ منَ الكتٰبِ و اَقِمِ الصّلوٰةَ﴾ کہ جو کچھ تجھ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی کیا جا رہا ہے کتاب میں سے، اس کی تلاوت کر "و اقم الصلوٰة" اور نماز کو قائم کر۔ گویا جو کچھ بھی کتاب میں وحی کیا جا رہا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ "اقم الصلوٰة" باقی ساری باتیں ضمنی اور نسبتاً ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ "اِنَّ الصّلوٰةَ تَنهٰى عنِ الفَحشآءِ وَالمُنكَرِ" یقیناً نماز فحشاء سے منع کرتی ہے اور منکر سے منع کرتی ہے۔ "وَلَذِكرُاللهِ اكبر" اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے" واللہ یعلم ماتصنعون" اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

یہاں قرآن کریم نے دو باتیں ایسی بیان فرمائی ہیں جن کو ہم نماز کی نشانی کے طور پر بھی لے سکتے ہیں۔ بسا اوقات انسان کے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ میری نمازیں مقبول ہوئی ہیں کہ نہیں۔ اس کا آسان حل اس آیت نے تجویز فرمادیا ہے۔ نماز میں تو یہ خوبی ہے کہ وہ فحشاء اور منکر سے روکتی ہے۔ اگر نمازیں پڑھنے کے بعد تم پھر فحشاء اور منکر میں مبتلا ہو جاؤ تو ثابت ہوا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی کچھ اور پڑھا ہے۔ یہ ایک ایسا رابطہ قرآن کریم نے ان دو چیزوں کا قائم فرمایا ہے کہ اس پر جتنا بھی غور کریں، اور مزید عارفانہ مضامین آپ کو سمجھ آنے لگیں گے۔ چند باتیں اس سلسلے میں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ فحشاء ہر اس بدی کو کہا جا سکتا ہے جو وبا کی حیثیت رکھتی ہو اور جو پھیلنے والی ہو۔ فحشاء کا ایک معنی ہر قسم کی بے حیائی بھی لیا گیا ہے اور قرآن کریم نے اس لفظ کو مختلف معنوں میں استعمال کیا ہے۔ لیکن جہاں تک میں نے غور کیا ہے لفظ فحشاء میں اس بدی کا ذکر ملتا ہے جو کھل جائے، جو سوسائٹی کا حصہ بن جائے، جو اور لوگوں کے دل بھی بڑھائے کہ وہ اس بدی میں مبتلا ہوں اور نزلہ زکام اور ایسی وباؤں کی طرح اگر ایک دفعہ سوسائٹی میں پھیلیں تو پھر پھیلتی چلی جائیں۔ ہر وہ بدی جو یہ مزاج رکھتی ہو اس کو فحشاء کہا جا سکتا ہے۔ خواہ وہ بڑی ہو خواہ وہ چھوٹی ہو۔

تو سب سے پہلی بات **نماز کی قبولیت کی نشانی یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ نماز تمہارے اندر کوئی ایسی بدی باقی نہیں رہنے دے گی جس کا نقصان دوسروں کو پہنچ سکے** اور مسلم کی تعریف بھی تو یہی ہے اور مومن کی تعریف بھی تو یہی ہے۔ مسلم وہ ہے جو دوسرے کو امن دے، جو دوسروں کو سلامتی پہنچائے اور مومن وہ ہے جو دوسروں کو امن دے۔ تو اگر کسی ذات سے گناہ کی وبائیں پھیلتی ہوں، اس کے عمل سے دوسروں کو بری باتوں کی جرأت ہوتی ہو تو یہ بات اس کے مومن ہونے کے بھی خلاف ہے، اس کے مسلم ہونے کے بھی خلاف ہے۔ تو نماز کی ایسی نشانی جس کو ہر انسان پہچان سکتا ہے وہ یہ ہے ورنہ لوگ وہموں میں مبتلا رہتے ہیں کہ تمہاری نمازوں کی کیا آواز ہے؟ وہ کیا فتویٰ دے رہی ہیں؟۔ اور یہ سادہ سی پہچان روزمرہ کی زندگی میں انسان میں پائی جاتی ہے۔ ہزارہا ایسی برائیاں ہیں جن میں انسان مبتلا ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ وہ برائیاں آگے دوسروں کو لگنے والی ہیں اور اس میں جو احتیاط برتی جائے اس میں اور منافقت میں ایک فرق ہے۔ منافقت ایسی بدی کو چھپانا ہے جس کے نتیجے میں انسان دنیا میں نیک مشہور ہو، دنیا کو بدی سے بچانا مقصود نہیں ہے۔ منافقت اس کوشش کو کہتے ہیں جس کے نتیجے میں انسان کے دعووں پر پردہ پڑا رہے، ان دعووں سے وہ بے نیاز ہو یعنی مطلب یہ ہے کہ ان کی موجودگی اسے تکلیف نہ پہنچائے اور صرف اس لئے پردہ ڈالے کہ وہ داغ ظاہر ہو کر جو اس کا ایک تاثر معاشرے میں پیدا کرتے ہیں اس کے بالکل برعکس تاثر پیدا ہو۔ فحشاء بالکل اور چیز ہے۔ فحشاء انسان کی ایسی بیماریاں ہیں جن کے خلاف وہ جدوجہد کرتا ہے۔ اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ بیماریاں اس سے ہٹ جائیں لیکن جب تک نہیں ہٹتیں وہ اس غرض سے انہیں چھپاتا ہے کہ میری اولاد، میری بیوی، میرے بچے انہی بیماریوں میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پس یہ فرق ہے فحشاء اور منافقت کے مضمون میں۔ پس ہر انسان اپنی ذات کو اپنی ذات ہی سے پہچان سکتا ہے کہ اس کی عادتیں اسے فحشاء کا مرتکب تو قرار نہیں دے رہیں۔ ایک انسان جب جھوٹ بولتا ہے تو کئی دفعہ چھپا کے بولتا ہے، کئی دفعہ کھلے اظہار کے طور پر بات کرتا ہے۔ اب یہ ایک ایسی مثال ہے جو ان دونوں چیزوں میں فرق کر دے گی۔ ایک انسان جھوٹ بولتا ہے کسی دوسرے کو دھوکہ دینے کے لئے، یہ اپنی ذات میں ایک گناہ ہے لیکن وہ سمجھتا ہے کہ اس کو پتہ نہیں چلا اس لئے وہ جھوٹ بولنا فحشاء نہیں ہے وہ ایک اثم ہے، ایک ذنب ہے، ایک گناہ ہے۔ مگر اس جھوٹ بولنے کو فحشاء نہیں کہہ سکتے کیونکہ جب وہ جھوٹ بول کر کسی کو دھوکہ دیتا ہے تو مقصد یہ ہے کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ تو جھوٹ کا اثر فحشاء نہیں ہوگا۔ لیکن جب وہ گھر میں آ کے بتاتا ہے اپنے بیوی بچوں کو اور مزے لے لے کر بتاتا ہے یا اپنے دوستوں کو سوسائٹی میں مزے لے لے کے بتاتا ہے کہ اس طرح میں نے اس کو پاگل بنایا، اس طرح میں نے اس کو بے وقوف بنایا اور دیکھو میں کیسا چالاک ہوں میں کس طرح لوگوں کو دھوکے دے کر کیسے کیسے عارضی یا دنیاوی فائدے حاصل کر لیتا ہوں، یہ فحشاء ہے۔ اگر کسی نے غلطی سے مجبوراً جھوٹ بولا ہو، ویسے تو جھوٹ کے لئے کوئی قابل قبول مجبوری نہیں ہے، اور اسے دکھ محسوس ہوا ہو تو وہ اور قسم کا جھوٹ ہے، بالارادہ دھوکہ دینا یہ ایک اور قسم کا جھوٹ ہے۔ دونوں فحشاء نہیں ہیں۔ مگر جب دوسرے جھوٹ کا ذکر کر کے، جو بالارادہ دھوکہ دینے کے نتیجے میں بولا جاتا ہے، انسان اپنی بڑائی لوگوں میں بتاتا ہے تو یہ فحشاء ہے۔ اور جو پہلی قسم کا جھوٹ ہے جو اس نے مجبوراً بول دیا ہو اس پہ تو وہ خود پچھتاتا ہے اس پہ فخر کیسے محسوس کر سکتا ہے، وہ فحشاء بن ہی نہیں سکتا۔ اس کے متعلق وہ لوگوں کو بتاتا نہیں پھرے گا کہ دیکھو میں ایسا گندہ آدمی ہوں کہ میں نے فلاں مصیبت کے وقت جھوٹ بول دیا۔ پس گناہوں کی تفریق کرنے کی عادت ڈالیں۔ ہر گناہ کا جو محرک ہے اس کو پہچاننے کی کوشش کریں اور یہ سفر اپنی ذات کا سفر ہے۔ اپنی ذات کے سفر کے بغیر آپ کو خود اپنا چہرہ بھی صحیح دکھائی نہیں دے سکتا اور اپنی ذات کے سفر کے بغیر یہ باتیں معلوم نہیں ہو سکتیں جو قرآن کریم نے یہاں بیان فرمائیں کہ ﴿اِنَّ الصّلوٰةَ تَنهٰى عنِ الفَحشآءِ وَالمُنكَرِ﴾ تم کس حد تک فحشاء سے بچ سکے ہو۔ اور جیسا کہ میں نے ایک مثال جھوٹ کی دی ہے ویسی ہی بکثرت دوسری مثالیں دی جا سکتی ہیں جن میں انسان فحشاء میں مبتلا ہوتے ہوئے بھی جانتا نہیں کہ میں مبتلا ہوں۔ لیکن اگر اس نے نمازیں پہچانی ہیں کہ میری نمازیں کیا ہیں تو پھر اسے غور کرنا ہوگا اور جب وہ غور کرے گا تو اس کا اپنا چہرہ جو اس کے اپنے آئینے میں دکھائی دے رہا ہے اسے بتائے گا کہ تم نمازیں نہیں پڑھ رہے تھے کچھ اور کر رہے تھے۔

دوسرا پہلو اس آیت کریمہ کا یہ ہے کہ فحشاء میں مبتلا لوگوں کی نماز کی طرف توجہ ہو ہی نہیں سکتی۔ نماز میں قیام ضروری ہے اور **جو لوگ فحشاء میں مبتلا ہوں ان کے لئے نماز کا قیام بڑا مشکل کام ہے کیونکہ فحشاء ان کو اپنی طرف کھینچے گی اور باربار ان کی نماز کو گرا دے گی۔** پس یہ دوسری معیبت ہے جس کا ذکر قرآن کریم نے اس آیت کریمہ میں فرمایا کہ اگر تم نے نماز پڑھنی ہے تو نماز اور فحشاء کا ٹکراؤ ہے۔ قیام نماز کے لئے ضروری ہے کہ تم فحشاء سے باز آجاؤ۔ اگر نہیں آؤ گے تو عمر بھر کی نمازیں رائیگاں جائیں گی، ان کا کچھ بھی فائدہ تمہیں نہیں پہنچے گا۔

"والمنکر" منکر ناپسندیدہ باتوں کو کہتے ہیں جنہیں عام معاشرہ بھی ناپسندیدہ سمجھتا ہے تو محض فحشاء سے بچ جانا کافی نہیں۔ منکر جو اس کے مقابل پر نسبتاً ادنیٰ درجے کی احتیاط ہے یعنی جس کو بری باتیں عرف عام میں کہا جا سکتا ہے، ان سے بچنا۔ ان سے بھی نماز روکتی ہے۔ یعنی نماز کے بعد ایک نمازی کے اندر ایک وقار پیدا ہونا چاہئے۔ اگر وہ نماز مقبول ہوئی ہے تو اس کی عادات واطوار میں، اس کے رہن سہن میں ایک وقار پیدا ہو جائے گا جو قرب الٰہی کے نتیجے میں پیدا ہونا لازم ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ کی سوسائٹی اچھی ہو اور اس سوسائٹی کو آپ اچھا سمجھتے بھی ہوں اور پھر آپ میں اس سوسائٹی کی خوبُو نہ پائی جائے۔ جن لوگوں میں انسان چلتا پھرتا ہے ان کے رنگ بھی اختیار کرتا ہے۔ ایک شاعر نے کہا ہے کہ گُل کی مٹی میں بھی گُل کی خوشبو آجاتی ہے اور یہ گُل کی تاثیر ہے تو نماز کی تاثیر یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ نماز تو تمہیں خدا کے قریب کرنے کے لئے ہے۔ اگر نماز قائم ہو گئی ہو اور تم خدا کے قریب ہو رہے ہو تو ہر وہ حرکت جو وقار کے منافی ہے اور خدا کی عظمت اور شان کے منافی ہے اس حرکت کو نماز تم سے دور کرتی چلی جائے گی۔ یہ ایسی پہچان نہیں ہے جس کے لئے بہت بڑے عارفانہ غور کی ضرورت ہو۔ یہ ایسی پہچان ہے جس کو آپ خود روزمرہ جان سکتے ہیں۔ نماز کے لئے نکلے اور بیہودہ حرکتیں اور فضول باتیں شروع کر دیں۔ آپ کو پتہ نہیں لگ سکتا کہ میں بیہودہ حرکتیں کر رہا ہوں اور فضول باتیں کر رہا ہوں۔ اور اس وقت کی پڑھی ہوئی نماز آپ کو اپنے سے دور کر دے گی۔ یعنی بظاہر آپ نماز کا قیام کر رہے ہونگے مگر نماز گرانے والے بنیں گے۔ اور یہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ نماز کو قائم کرنے والے ہی وہ لوگ ہیں جن کو نماز قائم کرتی ہے۔ نماز کو گرانے والے ہی وہ لوگ ہیں جن کو خود نماز گراتی ہے۔ پس یہ ایسا ردعمل ہے جو طبعی طور پر خود بخود ظاہر ہو رہا ہے۔

"ولذِکرُاللہِ اکبر" اور ان سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔ اگر نماز قائم ہو تو وہ ذکر اللہ سے بھر جائے گی۔ **اگر نماز قائم ہو تو ذکر اللہ سے صرف نماز ہی نہیں بھرے گی بلکہ ایسے شخص کے دن رات ذکر الٰہی سے بھر جائیں گے۔** یہاں تک کہ اس کو کسی دوسری چیز کی فرصت نصیب نہیں ہو گی۔ "واللہ ُ یعلمُ ما تَصنعون" اور یاد رکھو کہ اللہ خوب جانتا ہے جو تم کام کرتے ہو۔ یعنی اکثر اپنے اعمال سے انسان غافل رہتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے علم میں ہے۔ یہ سورہ العنکبوت سے چھیالیسویں آیت تھی جس کا میں نے ترجمہ اور مختصر تشریح کی ہے۔ اب میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعض ارشادات نماز ہی کے متعلق آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب قیام اللیل سے لی گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے۔ اگر وہ اٹھنے میں پس و پیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تاکہ وہ اٹھ کھڑی ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس کی بیوی رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنے میاں کو جگائے۔ اگر اس نے اٹھنے میں پس و پیش کیا تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکے تاکہ وہ اٹھ کھڑا ہو۔

اب ان سادہ سے الفاظ میں بعض باتیں مضمر ہیں جن کو کھولنا ضروری ہے۔ پہلی بات آنحضرت ﷺ نے فرمائی ہے کہ 'نماز پڑھے اور پھر اٹھائے' جس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے تہجد ادا کرے جس کے لئے ضروری نہیں کہ اس کا ساتھی بھی اٹھایا جائے۔ اور اگر وہ اپنے ساتھی کو تہجد کے لئے اس لئے نہ اٹھائے کہ اس کی خواہش نہیں ہے تو یہ عین مناسب ہے۔ لازماً، زبردستی نوافل کے لئے کسی کو اٹھانا یہ درست نہیں ہے۔ پس دیکھیں کیسے خوبصورت الفاظ ہیں کہ اٹھے، نماز پڑھے اور پھر اپنے ساتھی کو اٹھائے۔ وہ فرض نماز ہے جس کے لئے اٹھایا جا رہا ہے۔

اور فرمایا، 'اگر وہ اٹھنے میں پس و پیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے'۔ یہ پانی چھڑکنے کا مضمون بتا رہا ہے کہ وہ مرد یا وہ عورت جن کا ذکر چل رہا ہے ان دونوں کی نیت نماز کی ہے۔ وہ ارادۃً نماز چھوڑنے والے نہیں ہیں۔ اس لئے پانی چھڑکنا ان پر زبردستی نہیں حالانکہ وہ بالغ ہیں، جوان ہیں، اپنے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔ پانی چھڑکنا بتا رہا ہے کہ انہوں نے درخواست کر رکھی ہے کہ اگر ہم سے نہ اٹھا جائے تو پانی چھڑکنا۔ اگر یہ مضمون اس میں مضمر نہ ہوتا تو نماز کے وقت تو دنگا فساد برپا ہو جاتا۔ کوئی عورت نیک بی بی کسی بدبخت خاوند کے منہ پر روزانہ چھینٹے مار کے اس کو اٹھائے جس کا نماز میں دل ہی نہیں، جس کی نیت ہی نہیں ہے وہ تو آگے سے جوتی لے کر پڑے گا۔ تو یہ کلام خود بولتا ہے کہ میں نبی کا کلام ہوں اس لئے روایات میں راوی سے بہت زیادہ اہمیت مضمون کو دینی چاہئے۔ آنحضرت ﷺ کے منہ کی باتیں خود بولتی ہیں کہ میں محمد رسول اللہ کا کلام ہوں۔ ان باتوں میں جب بھی کسی غیر بات کی آمیزش ہو وہ خود بول پڑتی ہے کہ میں اس رسول کا کلام نہیں ہو سکتی۔ پس بسا اوقات اچھے راویوں سے بعض روایتیں ہیں جن میں الفاظ بدلنے کے نتیجے میں کچھ ایسی کمزوریاں دکھائی دیتی ہیں کہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کلام، اتنا حصہ کم سے کم، آنحضرت ﷺ کا کلام نہیں تھا۔ چنانچہ بہت سے راوی ایسے بھی ہیں جو احتیاط برتتے ہیں، کہتے ہیں جہاں تک مجھے یاد ہے یہ الفاظ تھے۔ جہاں تک میں نے سوچا ہے مجھے یہ لگتا ہے مگر ضروری نہیں، ہو سکتا ہے آنحضورؐ کے الفاظ کچھ اس سے مختلف ہوں۔ اس وجہ سے اختلاف روایت کی ہمیں سمجھ آجاتی ہے۔

تو اس پر آپ غور کر لیں کہ جو پانی کے چھینٹے دئے جا رہے ہیں یہ بتا رہے ہیں کہ دونوں میاں بیوی بنیادی طور پر نیک ہیں، چاہتے ہیں کہ ان کو اٹھایا جائے اور نیند کی غفلت حائل ہو جاتی ہے اور دونوں کے درجے الگ الگ ہیں۔ ایک تہجد گزار ہے اور دوسرا عام نمازی ہے اس کا Behaviour، اس کا سلوک ایک عام نمازی جیسا ہے۔ **تو نماز قائم کرنے کے جو مختلف مراحل ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض اپنے ساتھیوں کی نماز بھی کھڑی کرو** اور اس نماز کو کھڑا کرنے میں زبردستی نہیں ہے مگر ماحول کو اس طریق پر خطرات سے بچایا جا سکتا ہے۔ جب ایک بیوی خاوند کی نماز میں مددگار بن جائے، خاوند بیوی کی نماز میں مددگار بن جائے تو ظاہر بات ہے کہ ان لوگوں کی اولاد پر اس کا نیک اثر پڑے گا اور نماز سارے ماحول میں قائم ہو گی۔

ایک دوسری حدیث مسلم کتاب الایمان، باب بیان الطلاق سے لی گئی ہے۔ حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔ یہ مضمون میں نے پچھلی دفعہ بھی بیان کیا تھا کہ نماز کو چھوڑنے والا شرک کی وجہ سے نماز کو چھوڑتا ہے اور بسا اوقات اسے معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ نماز اپنی ذات میں ایک ایسا اعلیٰ درجے کا روحانی مائدہ ہے جس میں لذت ہے اور اگر اس کے برعکس کوئی اور مائدہ زیادہ لذت والا نظر آئے تب انسان اس مائدہ کو یعنی اس دستر خوان کو چھوڑے گا۔ تو شرک کا مضمون تو پہلے ہی موجود ہے۔ نماز چھوڑ کر شرک میں مبتلا نہیں ہوتا، نماز اس لئے چھوڑتا ہے کہ مشرک ہے یعنی خدا تعالیٰ کے قرب کے مقابل پر غیر اللہ کے قرب کو زیادہ اہمیت دیتا ہے۔

اس مضمون پر جب علماء غور کرتے ہیں تو انہوں نے شرک کی مختلف قسمیں بنا رکھی ہیں۔ بعض کو کہتے ہیں شرک جلی اور بعض قسموں کو کہتے ہیں شرک خفی۔ جلی وہ ہے جو انسان کھلم کھلا شرک کرتا ہے۔ خدا کے سوا معبود ہیں، بتوں کی پرستش، چاند سورج کو خدا سمجھنا جیسا کہ آج کل بھی بہت سے مذاہب میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں یعنی انسان کو خدا کا شریک بنا لینا، قبروں کی پوجا کرنا یہ سب شرک جلی ہیں۔ شرک خفی یہ مضامین ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ انسان کو جو خود شرک میں مبتلا ہے اس کو بھی نہیں پتہ چلتا کہ وہ شرک کر رہا ہے اس کو شرک خفی کہتے ہیں، جو چھپ گیا۔ پس ہر قسم کے شرک کو چھوڑنا ضروری ہے خواہ وہ ظاہر ہو، خواہ وہ چھپا ہوا ہو۔ کیونکہ شرک کے ساتھ انسان کی روحانی زندگی بالکل تباہ ہو جاتی ہے، نہ وہ اس دنیا کے قابل رہتا ہے نہ آخرت کے قابل رہتا ہے۔ حضرت جابرؓ نے مختصر حدیث بیان فرمائی دو چار لفظوں کے اندر لیکن بہت گہری حقیقت سے ہمیں روشناس کرا دیا۔

اب میں ایک اور حدیث بخاری کی کتاب الجہاد سے پیش کرتا ہوں جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے روایت کی۔ کہتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا، کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ یعنی نماز کے لئے جو وقت مقرر ہے اس محل، اس وقت کے اوپر نماز پڑھنا خدا تعالیٰ

ارشاد نبویؐ

خَیر الزّادِ التّقوےٰ

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان- 248-1652, 248-5222

رہائش- 243-0794, 27-0471

کو پسند ہے۔'میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا ماں باپ سے نیک سلوک کرنا'۔ پہلے خدا کا حق ہے پھر ماں باپ کا حق ہے اور خدا کے حق سے اگر ماں باپ کا حق بظاہر مجروح ہوتا ہو تو خدا کا حق ادا کرنا لازم ہے۔ ماں باپ سے باوجود اس کے کہ بے انتہا نیکی کی تعلیم دی گئی ہے اس وقت روگردانی کرنا اس لئے کہ اللہ کا حق اپنی طرف بلا رہا ہے یہ گناہ نہیں ہے بلکہ نیکی ہے۔ فرمایا نماز وقت پر ادا کرنا، ماں باپ سے نیک سلوک کرنا۔ پھر میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے رستے میں جہاد کرنا یعنی خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش کرنا۔

مسلم کتاب الطھارۃ میں نماز سے متعلق ایک حدیث ان الفاظ میں درج ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ضرور بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا (سردی وغیرہ کی وجہ سے مثلاً) 'دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا'۔ یہ جو دل نہ چاہنا ہے اس میں سردی کا مضمون بھی داخل ہے اور بھی بہت سے مضامین داخل ہیں۔ کئی لوگوں کو سستی ہوتی ہے، کئی دفعہ زیادہ گرم پانی سے وضو کرنا پڑتا ہے جیسا کہ پرانے زمانے میں فریج وغیرہ نہیں ہوا کرتے تھے تو باہر گرم ٹوٹیوں سے بعض دفعہ وضو کرنا پڑتا تھا تو کافی گرم پانی ہوتا تھا اور بعض دفعہ سردیوں میں بے انتہا ٹھنڈا ہو جاتا تھا۔ تو ایسی حالت میں وضو کرنا جب کہ طبیعت پر گراں گزرے۔ اگر طبیعت پر گراں نہ گزرے تو انسان وضو کرتا ہی ہے وہ بھی ایک نیکی ہے۔ مگر وہ نیکی جو اللہ تعالیٰ کو بطور خاص پسند ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کی خاطر اپنی ناپسندیدہ باتیں اختیار کر لینا جو خدا کے ہاں پسندیدہ ہیں۔ اور 'مسجد میں دور سے چل کر آنا'۔ اب یہ مطلب تو نہیں کہ آدمی مسجد سے باہر جائے اور دور جا کر پھر واپس آئے۔ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کا گھر تو مسجد کے ساتھ تھا اور نزدیک سے آتے تھے مگر اگر بہت دور بھی ہوتا تب بھی آنا ہی تھا۔ تو اس لئے رجحان کی بات ہو رہی ہے۔ دور سے چل کر آنا، یعنی وہ شخص جس کو نماز اتنی پیاری ہو کہ اگر دور سے بھی آنا پڑے تو وہ نماز کے لئے حاضر ہو جائے گا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، اب ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی۔ پس وہ جو دور سے آنے کا مفہوم میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں وہ اس دوسری بات نے کھول دیا ہے۔ دل اٹکا ہوا ہے جہاں بھی کہیں ہوگا انسان واپس وہیں پہنچے گا، یہ بھی ایک قسم کا رباط ہے، یعنی سرحد پر چھاؤنی قائم کرنا اور یہ بات آپؐ نے یعنی آنحضرت ﷺ نے دو دفعہ دہرائی۔

رباط کیا ہوتا ہے؟ آپ میں سے اکثر کو تو علم ہونا چاہئے رباط کے متعلق میں پہلے بھی کئی خطبوں میں ذکر کر چکا ہوں۔ اب میں دہراتا ہوں تا کہ رباط کا مضمون اچھی طرح سمجھ آجائے۔ قرآن کریم نے مومنوں کی جماعت کی تعریف میں فرمایا ہے کہ وہ سرحد پر گھوڑے باندھتے ہیں۔ سرحد پر گھوڑے اس لئے باندھے جاتے ہیں تا کہ دشمن کو سرحد میں داخل ہونے سے پہلے مار بھگایا جائے اور لڑائی دشمن کی سرزمین میں ہو اپنی سرزمین میں نہ ہو۔ کیونکہ سرحد پر بندھے ہوئے گھوڑے دور سے آتے ہوئے دشمن کو دیکھ لیتے ہیں اور ان کی طرف لپکتے ہیں، انتظار نہیں کرتے کہ وہ اپنی سرحد میں داخل ہو جائیں۔ یہ وہ دفاع کی ایک تکنیک، ایک دفاع کی ایسی حکمت عملی ہے جسے آج بھی نئی دنیا استعمال کر رہی ہے۔ تمام امریکن اور روسی اور اسی طرح دوسری بڑی طاقتوں کے جو دفاعی نظام ہیں ان میں دشمن پر نگاہ رکھنا کہ وہ ہماری سرحد کے قریب تو نہیں آرہا یعنی ایسی حرکتیں تو نہیں کر رہا کہ جس کے نتیجے میں ہم پر حملہ ہو سکتا ہو اس صورت میں جب وہ ان کا نظام پہچان لیتا ہے کہ دشمن قریب آرہا ہے تو پھر یہ انتظار نہیں کیا کرتے کہ وہ داخل ہو جائے پھر ہمیشہ اسے باہر نکل کر دوسری سرزمین میں پکڑتے ہیں اور وہیں Destroy کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ جو لیزر کا نیا نظام بنا ہے یہ بھی اسی اصول کے تابع بنا ہے۔ مگر قرآن کریم میں اور آنحضرت ﷺ کے بیانات میں یہ ساری حکمتیں موجود ہیں۔ کوئی ایسی نئی ایجاد نہیں ہو سکتی جس کی بنیاد قرآن میں یا حدیث میں نہ ہو۔ پس دفاعی نظام کا ذکر فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ یہ بھی ایک قسم کا رباط ہے یعنی سرحد پر چھاؤنی قائم کرنا۔ جس شخص کا دل نم

جس شخص کا دل نماز میں اٹکا ہو اس پر فحشاء اور منکر حملہ کر ہی نہیں سکتے۔ جہاں بھی کوئی چیز اس کے اٹکے ہوئے دل کو اپنی طرف کھینچے گی وہ متنبہ ہو جائے گا۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے نماز کے مضمون کو اس باریکی سے ہم پر کھولا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ کوئی دنیا کا کوئی رسول پیش کر کے دکھائے، ناممکن ہے کہ ان باتوں کا عشر عشیر بھی کسی اور رسول کی طرف کوئی انسان منسوب کر سکے خواہ کیسا ہی اس کا شیدائی کیوں نہ ہو۔ عبادت الٰہی جو انسانی روحانی زندگی کا مرکز ہے اس سے متعلق بہت کم باتیں ملتی ہیں اور ملتی ہیں تو نسبتاً سرسری۔ ہو سکتا ہے ان باتوں کو محفوظ ہی نہ کیا گیا ہو، لوگوں نے توجہ نہ کی ہو۔ مگر اب جو ہمیں تاریخ کے حوالے سے گزشتہ انبیاء کی باتیں ملتی ہیں ان میں تو لازماً عبادت الٰہی کے متعلق عشر عشیر تو کیا اس کا سوواں حصہ بھی مذکور نہیں ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے قرآن کے حوالے سے بیان فرمایا۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اور یہ حدیث بخاری کتاب الاذان سے لی گئی ہے۔ یعنی وہ لوگ جو مسجدوں میں آتے ہیں پہلے آ کے بیٹھتے ہیں ان کے فضائل کا ذکر ہے۔ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چند ہم عمر نوجوان آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ بڑی دلچسپ روایت اس لحاظ سے ہے کہ اس زمانے میں ہم عمر نوجوان ٹولے بنا بنا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور دوسری قسم کے ہم عمر، بڑے بھی آتے ہونگے۔ مگر اب جو میں نے غور کیا تو دیکھا کئی دفعہ ایک مجلس سے، ایک جماعت سے ملتے جلتے مزاج کے لوگ اکٹھے آجایا کرتے ہیں، یہاں ٹھہرتے ہیں۔ تو یہ بنیادی طور پر وہی نیکی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں رائج ہوئی تھی اور اس کی کچھ مثالیں ہم اب اپنی زندگی میں بھی دیکھ رہے ہیں۔ عرض کرتے ہیں، بیس دن ٹھہرے۔ آپؐ نہایت نرم دل اور مشفق تھے۔ جب آپؐ نے محسوس فرمایا کہ اب ہم اپنے گھر کو واپس جانا چاہتے ہیں تو آپؐ نے ہم سے دریافت فرمایا کہ تمہارے کون کون سے عزیز وطن میں ہیں۔ اب یہ بھی ایک عجیب اسلامی آداب کی تعلیم ہے۔ جو بڑی لطافت سے دی گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ سے ان کو اجازت مانگنے کی ضرورت نہیں پڑی اور وہ اجازت مانگنا ان کے دل پر گراں گزرتا ہوگا۔ مگر چونکہ انہوں نے اجازت نہیں مانگی اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو نظر انداز نہیں فرمایا کہ وہ تکلیف اٹھا رہے ہیں اور اب واپس جانے کی نیت ہو گی۔ تو یہ بات یوں بنتی ہے کہ آنحضرت ﷺ آنے والوں پر نظر رکھا کرتے تھے اور دیکھتے رہتے تھے کہ کب تک یہ شرح صدر کے ساتھ، خوشی کے ساتھ ٹھہر سکتا ہے اور کب کچھ تکلیف کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ پس وہ

لولاك لما خلقت الافلاك
ترجمہ۔(اے محمدؐ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔(حدیث قدسی)
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
﴿منجانب﴾
محتاج دُعا۔ جماعت احمدیہ اتر پردیش

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves, Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خود محسوس فرمایا کہ اب ہم شاید وطن کو لوٹنا چاہتے ہیں تو آپ نے اور رنگ میں بات پوچھی۔ یہ نہیں کہا کہ تم واپس جانا چاہتے ہو۔ فرمایا کون کون سے عزیز وطن میں ہیں، پیچھے کن کو چھوڑ آئے ہو۔ ہم نے حضور کو بتایا تو آپ نے فرمایا تم لوگ اپنے اہل و عیال کے پاس جاؤ۔

اب یہ اجازت کا انداز بھی کیسا لطیف ہے۔ حیرت انگیز ان کو ان کا بہانہ دکھا دیا جو ان کے لئے ایک وجہ جواز بنتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کے جانا ان کے لئے شرم کا موجب نہ رہا۔ کیونکہ خواہ مجبور بھی تھے مگر چھوڑ کر جانا ایک ان کے دل پر کوفت تھی۔ تو آپؐ نے ان کا جانا کتنا آسان فرمادیا۔ فرمایا ان کا بھی تو حق ہے جن کو پیچھے چھوڑ آئے ہو اس لئے واپس جاؤ اور یہ یہ باتیں جو تم نے مجھ سے سیکھی ہیں ان کو جا کے سکھاؤ۔ انہیں دینی احکام سکھاؤ اور انہیں ان پر عمل کرنے کے لئے کہو اور جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھتے رہو۔ یہ حقیقی نماز ہے اس طرح نماز کا حق ادا کیا جاتا ہے۔ جب نماز کا وقت ہو تم میں سے کوئی اذان کہے اور جو تم میں سے بڑی عمر کا ہے وہ نماز پڑھائے۔ یہ جو لفظ بڑی عمر کا ہے اس نے مجھے متعجب کیا کیونکہ دوسری احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ خواہ چھوٹی عمر کا ہو جسے قرآن کریم زیادہ آتا ہو وہ نماز پڑھائے اور دوسرے یہ سارے ہم عمر ہی تھے۔ صاف راوی بیان کر رہا ہے کہ ہم ایک جیسی عمر کے تھے تو یہ حساب تو نہیں ہو گا کہ اس زمانے کی پیدائش کا حساب کریں کہ کون چند دن پہلے پیدا ہوا اور کون چند دن بعد پیدا ہوا لیکن ساتھ ہی میرا مسئلہ حل ہو گیا۔ راوی ابو قلابہؓ کہتے ہیں کہ مالک بن حویرثؓ نے مجھے یہ باتیں بتائی تھیں لیکن ان میں سے کئی باتیں بھول گیا ہوں۔ اب راوی کا تقویٰ ہمارے کام آگیا۔ ان بھولی ہوئی باتوں میں یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ قرآن کا علم زیادہ رکھنے والے کو امام بننے کا اہل قرار دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ چھوٹا بچہ بھی بعض بڑی عمر کے صحابہ کو نماز پڑھایا کرتا تھا کیونکہ اس کو قرآن کریم زیادہ آتا تھا۔ پس یہ حدیثوں کے صحیح ہونے اور ان کے الفاظ کی صحت کے متعلق راویوں کی احتیاط کرنے کا ایک نمونہ ہے۔ ہر وہ حدیث جو اعلیٰ درجے کے مضامین قرآن کی مطابقت کے ساتھ رکھتی ہے اس کے متعلق ہر گز شک کی ضرورت نہیں کہ کوئی راوی کمزور ہے یا نہیں۔ اور اگر مطابقت نہیں رکھتی تو کتنے ہی پکے راوی ہوں وہ حدیث وہاں مشکوک ہو جائے گی جہاں قرآن کے واضح احکامات سے منافی باتیں کر رہی ہو گی۔ اور یہ ایک حدیث ہے، جو غالباً مجھے وقت مل جائے گا، پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ اقتباس ہیں اگر ان کا وقت نہ بھی ملا تو آئندہ پھر کسی وقت ان اقتباسات کو میں دوبارہ آپ کے سامنے پیش کر دوں گا۔ اس سے نماز کا مضمون پھر تازہ ہو جائے گا اور ایک اور خطبہ اسی موضوع پر دینا ہو گا۔

بخاری کتاب الصلوٰۃ فضل صلوٰۃ الجماعۃ سے یہ روایت لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا انسان کا جماعت سے نماز پڑھنا بازار یا گھر میں نماز پڑھنے سے بیس گنا سے بھی کچھ زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ اب اس حدیث کو میں نے اس حدیث کے بالکل ساتھ رکھ دیا ہے جس میں راوی نے اقرار کیا ہے کہ میں بھول گیا ہوں۔ یہاں راوی نے اقرار نہیں کیا لیکن یہ بیان دوسرے بیانات سے متضاد ہے۔ یعنی لفظ بیس گنا، اٹھائیس گنا، سو گنا، ہزار گنا، اتنے بکروں کی قربانی، اتنے جانوروں کی قربانی یہ سارے وہ مضامین ہیں جو بعد کے آنے والے راویوں کو اچھے لگا کرتے تھے اور وہ اپنی طرف سے بیچ میں باتیں ڈالا کرتے تھے۔ اس لئے اب میں کہہ سکتا ہوں کہ اپنی طرف سے ڈالتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات میں تو تضاد ہی کوئی نہیں اور نماز باجماعت کو جہاں فرض ہوتی ہے وہاں فرض ہی قرار دیتے ہیں۔ ایک فرض کے گرنے سے ساری نمازیں گر جاتی ہیں۔ اس لئے نماز باجماعت کے مقابل پر ایسے لوگوں کو نہیں سمجھایا جا سکتا کہ ان کے اکیلے نماز پڑھنے سے باجماعت نماز زیادہ اہم ہے کیونکہ اگر وہ باجماعت پڑھ سکتے ہیں تو اکیلا نماز پڑھنا نماز ہی نہیں ہے۔ یہ اندرونی تضاد ہے جو آنحضرت ﷺ کے دوسرے ارشادات کی روشنی میں ہمیں دکھائی دینے لگتا ہے۔ بڑی قطعیت کے ساتھ دوسری حدیثیں ہیں جو بتا رہی ہیں کہ **جہاں نماز باجماعت قائم کی جا سکتی ہو وہاں اکیلی نماز ہوتی ہی نہیں سوائے اس کے کہ کوئی مجبوری حائل ہو۔** پس معلوم ہوتا ہے کچھ حصہ راوی بھول گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی واضح مراد یہ ہے کہ نماز باجماعت کی اگر کسی کو توفیق نہ ہو، بیمار ہو، کوئی اور وجہ ہو تو باجماعت نماز نہ پڑھے مگر یہ یاد رکھے کہ ایک اچھے کام سے محروم رہا ہے۔ یہ احساس اس کو نماز باجماعت کی اہمیت یاد دلاتا رہے گا۔ پس جہاں زیادہ فائدہ مند، زیادہ ثواب کا موجب، جیسے الفاظ ملتے ہیں یہ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہو گا، لازم بات ہے کہ ایسا شخص جو نماز باجماعت نہیں پڑھ سکتا اس کو یاد کرانے کے لئے نماز باجماعت کے کچھ فوائد ذہن نشین کرائے گئے ہوں لیکن عملاً کیا فرمایا تھا، کتنے گنا فرمایا تھا اس بحث میں ہمیں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔

فرماتے ہیں، اور یہ اس لئے کہ جب ایک شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کی نیت سے مسجد کی طرف آئے یعنی نماز کے سوا کوئی چیز اسے مسجد میں نہ لائے۔ اب صاف تضاد یہاں ظاہر ہو گیا یعنی پہلے یہ ذکر کیا کہ اکیلے نماز سے دوسری جو اجتماعی نماز ہے وہ زیادہ ضروری ہے اور ساتھ ہی فرمایا کہ اس لئے ہے کہ اگر وضو کرے نماز کی نیت سے مسجد میں آئے۔ اگر نماز کی نیت سے وضو کر کے آسکتا ہے تو اکیلی نماز تو پھر نماز ہی نہ رہی پھر بیس گنا کی بحث اٹھ جاتی ہے۔ اس لئے میں یہ استنباط کر رہا ہوں کہ معلوم ہوتا ہے کہ راوی کے ذہن میں کچھ چیزیں مشتبہ ہو گئیں۔ یہ تو ہرگز بعید نہیں کہ ان لوگوں کے لئے جو نماز باجماعت نہیں پڑھ سکتے رسول اللہ ﷺ نے ان کے دلوں میں نماز باجماعت کی اہمیت ثابت کرنے کی خاطر، ان کے دلوں پر واضح کرنے کی خاطر کچھ الفاظ فرمائے ہوں لیکن اختیار نہیں رکھا کہ نماز پڑھ سکتا ہو اور نہ پڑھے اور صرف یہ سمجھ لے کہ چلو میں نے چھوٹی نماز پڑھ لی ہے، کم فائدہ ہو جائے گا، اس کا اختیار انسان کو نہیں ہے۔

اب ہم اگلے حصے کو لیتے ہیں، ایک شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کی نیت سے مسجد کی طرف آئے یعنی نماز کے سوا کوئی چیز اسے مسجد میں نہ لائے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں ہمیں خصوصیت سے توجہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ بہت سے لوگ ہیں جو میٹنگز کے لئے مسجد آتے ہیں یہاں بھی اور جرمنی میں بھی اور جگہ بھی ان کا سارا سفر خواہ نیک کام کی خاطر ہو جماعتی میٹنگ کے لئے ہو یا عام کام کی خاطر ہو کسی مشاعرے یا شادی کے لئے آنا ہو تو پھر جو وہ نماز باجماعت پڑھتے ہیں تو آنحضرت ﷺ ان کی نماز باجماعت کو اصل نماز باجماعت قرار نہیں دے رہے۔ انہوں نے آنا ہی تھا روٹی کھانی تھی اور واپس چلے جانا تھا ساتھ اتفاق سے نماز باجماعت بھی ہو رہی تھی اس میں اگر کوئی شامل نہیں ہو گا تو بالکل ہی بے حیاء ہو گا۔ جب نماز پڑھتے دیکھ رہا ہے لوگوں کو تو پھر وہ کہے گا چلو نماز پڑھ کر چلے جاتے ہیں۔ مگر اس کی اگر اتنی ہی نمازیں ہوں ساری عمر کی، کسی اور غرض سے مسجد میں پہنچا ہو اور وہاں نماز پڑھ لی ہو اور پھر کبھی بھی نہ آئے تو اس کو فکر کرنی چاہئے۔ ایسے لوگوں کو میری نصیحت ہے کہ کبھی کبھی اس عادت کو توڑنے کی خاطر خالصۃً نماز کی خاطر مسجد آیا کریں۔ اور دوسرا یہ کہ ان کو ہم نے پہچانا ہے اس مسجد میں، ان دعوت ولیمہ میں شامل ہونے والوں کی نمازوں کو پہچانا

طالب دُعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

GURANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky HAWAI NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka
Contact:-
CHOICE REAL ESTATE
327 Tipu Sultan palace Road
Fort Banglore 560002 ☎ 6707555

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان : 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

ہو تو ان کے ارد گرد اگر کوئی مسجد ہو وہاں سے پہچانیں۔ اگر دو قدم پہ مسجد ہو اور وہاں نہ جائیں اور ولیمہ کھانے کے لئے بیس میل آجائیں اور پھر باجماعت نماز پڑھ کے، اپنے آپ کو نمازی سمجھ کے سر اٹھا کے چلیں تو یہ بہت بڑی بے وقوفی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی ذہانت کی لطافت دیکھیں کوئی پردہ باقی نہیں چھوڑا۔ ہر مشکل مضمون سے پردہ اُٹھا کے ہمیں اپنے چہرے دکھادئے ہیں۔ نماز کی نیت سے مسجد کی طرف آئے یعنی نماز کے سوا کوئی چیز اسے مسجد نہ لائے، نہ شادی نہ بیاہ نہ کوئی اور مقصد، نہ دینی میٹنگ۔ نماز ہی کی خاطر سے آئے تو ایسا شخص قدم نہیں اٹھاتا مگر اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند ہوتا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس کا مسجد کی طرف آنا ہر قدم جو اسے مسجد کے قریب کرتا ہے اس کے درجے بڑھاتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں جا پہنچتا ہے۔ پھر جب تک وہ نماز کی خاطر مسجد میں بیٹھا رہتا ہے گویا نماز ہی میں مصروف سمجھا جاتا ہے۔ کئی دفعہ بعض مجبوریوں سے نماز باجماعت دیر سے پڑھانی پڑتی ہے۔ وہ لوگ جو مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ ان کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ اگر نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ اللہ کے نزدیک گویا نماز میں مصروف ہیں اور بظاہر عبادت نہیں کر رہے مگر ان کا تمام عرصہ مسجد میں موجود رہنا ان کے حق میں ایک عبادت کے طور پر لکھا جاتا ہے اور فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ اس پر رحم کر، اے اللہ اس کو بخش دے، اس کی توبہ کو قبول کر۔ یہ دعائیں اس وقت تک ہوتی رہتی ہیں جب تک وہ، آگے ترجمہ غلط کیا ہوا ہے اور یہ مضمون میں آپ کے سامنے کھول کے رکھنا چاہتا ہوں کہ 'یُحدِث' کے الفاظ کا ترجمہ صرف وضو توڑنا کر دیا گیا، یہ بالکل غلط ہے۔ اس مضمون سے اس کا کوئی تعلق ہی نہیں۔ 'اس وقت تک وہ اس کے حق میں دعائیں قبول ہوتی ہیں جب تک وضو نہ ٹوٹ جائے'۔ اس بے چارے کا کیا قصور۔ اگر اتفاق سے وضو ٹوٹ جائے تو دعائیں مقبول ہونی بند ہو گئیں؟۔ ترجمہ کرنے والے یہ بات سوچتے نہیں اگر وہ کوئی اچھی سی ڈکشنری اٹھاتے اس میں لفظ "أحدَثَ یُحدِثُ" کا مضمون پڑھتے تو صاف بات کھل جاتی کہ ہر وہ حرکت جو نامناسب ہو، جو خدا کی طرف سے توجہ پھیر دے وہ احداث ہے اور گناہ بھی اس میں شامل ہیں گناہ کے خیالات بھی اس میں شامل ہیں۔ پس 'یُحدِث' کا مطلب یہ ہے کہ بظاہر وہ عبادت کے انتظار میں مسجد میں بیٹھا ہوا ہے مگر بعض ایسی باتیں کرتا ہے جو احداث کا مضمون رکھتی ہیں۔ اگر وہ باتیں شروع کر دیتا ہے کسی سے اور اردگرد بیٹھے ہوئے لوگوں کے ذکر الٰہی میں مخل ہو جاتا ہے تو اس کے حق میں فرشتوں کی یہ دعائیں کیوں قبول ہونگی کہ اے اللہ اس کو بخش دے، اے اللہ اس کی توبہ قبول کر۔ تو 'یحدث' کا جو اصل مضمون عربی لغت سے ملتا ہے وہ یہ مضمون ہے جس نے سارا مسئلہ حل کر دیا ورنہ ایک بہت ہی عجیب سی بات دکھائی دیتی کہ مسجد میں لوگ نعوذباللہ من ذٰلك ہوائیں چھوڑ رہے ہیں اور اسی وقت ان کے متعلق دعائیں ختم ہو گئیں۔ ہوائیں مسجد میں چھوڑنا بھی احداث کا ایک حصہ ہے۔ یعنی انسان کا فرض ہے کہ مسجد میں کوئی بدبو نہ پھیلائے جس سے لوگوں کو تکلیف پہنچے۔ اگر اسے اٹھ کے باہر جانا ہے تو اسے باہر جانا چاہئے۔ لیکن یُحدِث کا یہ مطلب نہیں ہے جو عام ترجمے میں ملتا ہے۔ یحدث کا مطلب ہے وہ ایسی نامناسب بات کرے جو اسے اللہ سے دور کرنے والی ہو۔ جب وہ ایسی نامناسب بات کرے گا تو فرشتوں کی دعائیں اس کے حق میں مقبول ہونی بند ہو جائیں گی۔

پس مسجد میں آنے والوں کے لئے میں اسی مضمون پر اب اس خطبے کو ختم کرتا ہوں کہ اپنے مسجد میں آنے کا حساب کیا کریں اور کوشش کریں کہ آپ کا مسجد میں آنا آپ کے لئے ہمیشہ درجات کی بلندی کا موجب بنا رہے۔ مسجد میں بیٹھنا بھی درجات کی بلندی کا موجب بنے۔ مسجد میں بیٹھ کر ایسی باتیں نہ کیا کریں کہ بظاہر نماز کا انتظار ہو رہا ہے لیکن ایک دوسرے سے ہنسی مذاق کی باتیں ہو رہی ہیں یا اپنے مشاغل کی باتیں ہو رہی ہیں جو سارا ثواب ضائع کر دیں گی۔ پس جو اعلیٰ درجے کے مضامین حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے بیان فرمائے ہیں ان پر غور کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بشکریہ الفضل انٹر نیشنل لندن

بقیہ: کالم 4

سکتی اس یقین کے ساتھ آپ آگے بڑھیں اور اس یقین کے ساتھ دعائیں کریں انشاء اللہ تعالیٰ اس کا نتیجہ آپ دیکھیں گے کہ یہی ہو گا جو میں کہہ رہا ہوں۔

ابتدائی خطبہ کے بعد حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک سے متعلق بعض احادیث مبارکہ بیان فرما کر ان کی پر معارف تفسیر بیان کی۔

اعلان نکاح:

برادرم محمد رفیع صاحب معلم وقف جدید بیرون ابن محمد شریف صاحب ساکن قادیان کا نکاح ہمراہ محترمہ شہناز اختر صاحبہ بنت مکرم واجد علی صاحب ساکن اُدھے پور راجستھان سے مبلغ گیارہ ہزار حق مہر پر مورخہ ۷-۱۲-۹۷ بعد نماز عصر محترم مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے مسجد مبارک میں پڑھایا۔

قارئین بدر سے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (عزیز احمد ناصر متعلم مدرسہ احمدیہ)

بقیہ: صفحہ اوّل

مسلسل تکبر میں اور جھوٹ میں پہلے سے بڑھ کر چھلانگیں لگا رہے ہیں اور جرم اور بے حیائی سے باز نہیں آرہے۔ پس ہمارے لئے یہ سال یا اس سے اگلا سال ملا کر ان سب کو ایسا فیصلہ کن کر دے یعنی ان دونوں سالوں کو کہ یہ صدی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دشمن کی پوری ناکامی و نامرادی کی صدی بن کر ڈوبے اور نئی صدی احمدیت کی نئی شان کا سورج لیکر ابھرے یہ وہ دعائیں ہیں جو اس رمضان میں میں چاہتا ہوں کہ بطور خاص کریں۔ امیر المومنین نے فرمایا پاکستان کی ساری تاریخ آغاز سے لیکر اب تک کی اس بات کی گواہ ہے اور اب پاکستان کے اخباروں میں یہ اعداد و شمار بڑی نمایاں سرخیوں کے ساتھ شائع ہو رہے ہیں کہ اس سال جس کثرت کے ساتھ ملا ہلاک ہوا ہے اور غیر طبعی موت مرا ہے اور بعض ملاؤں کی لاشیں کتوں کیطرح بازاروں میں گھسیٹی گئیں اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ یہ کہتے ہیں تمہاری دعائیں نہیں یہ ویسے ہی ہو گیا ہے ویسے کیسے ہو گیا ساری عمر کبھی ہوا نہیں اللہ تعالیٰ کو بیٹھے بیٹھے یہ کیا خیال آگیا کہ جو احمدیت کے اشد ترین دشمن ہیں ان کو ایک دوسرے کے ہاتھوں مروا دیا جاوے اور سو فیصد ثابت ہو کہ اس میں جماعت احمدیہ کا کوئی ہاتھ نہیں کہتے تو ہیں کہ جماعت احمدیہ کا ہاتھ ہے مگر جب پوچھا جائے تو دکھاؤ وہ ہاتھ کہاں ہے کچھ سمجھ نہیں آتی ہے جانتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں یہ بھی جھوٹ بولتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا ہاتھ ہے ان کو پتہ ہے کہ ان کا ایک دوسروں کا ہاتھ ہے اور ۱۹۹۸ء کا سال ابھی باقی ہے جس میں یہ بہت سی توقعات لگائے بیٹھے ہیں یعنی یہ سال جس میں سے اب ہم گزر رہے ہیں گزشتہ سال سے متعلق میں صرف اتنا عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ سال تو گذر چکا اس میں جو کچھ انہوں نے کرنا تھا کر دیکھا ان کو بڑی جابر حکومتیں بھی مل گئیں جو تمام امور کی لگا میں ہاتھوں میں تھامے ہوئے تھیں باوجود اس کے خدا نے ان کو ناکامی و نامرادی دکھائی اب اس گزرے ہوئے سال کو یہ تبدیل کر ہی نہیں سکتے جو مرضی کرلیں ان کے جو منصوبے تھے وہ جاری ہیں پہلے سے بہت زیادہ شدت کے ساتھ جاری ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے میرے منہ سے اس وقت ۹۸ کا سال بھی نکال دیا تو یہ سال تو ہار گئے بہر حال اگلا بھی بہر حال ہارنا ہے لیکن ان کی کوششیں ۹۸ میں اپنے عروج پر ہوں گی۔ صدر جامع گیمبیا کے جو صدر ہیں ان کے ساتھ جو کچھ سلوک اعزاز و اکرام کا سعودی عرب نے کیا تھا اب وہی سلوک صدر سینیگال سے ہو رہا ہے اور اس میں پیش پیش صدر جامع صاحب تھے جسطرح وہاں ان کو گولڈ میڈل ملا کہ اسلام کی بڑی خدمت کی گئی ہے اور نمایاں طور پر دکھایا گیا کہ اس طرح سعودی عرب ان کا احترام کرتا ہے یہ عظیم الشان فاتح جرنیل ہیں یہ جامع صاحب دوڑے پھرتے رہے اور جو کچھ ان کے ساتھ ہو چکی تھی وہی ان کے ساتھ کروا رہے ہیں اور اس کی باگ ڈور ساری پاکستان میں ہے اور وہ بے چارے سمجھ رہے ہیں ہمیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا حالانکہ ان کی کارستانیوں پر ہماری گہری نظر ہے۔

پس جو کچھ "ڈاکار" میں ہو رہا ہے کس طرح پاکستان کا ایمبیسڈر اس میں ملوث ہے کس طرح پاکستان میں ان باتوں کی طنابیں ہیں کیا مشورے دئے جاتے ہیں کس طرح صدر جامع کو بتایا جاتا ہے کہ اب تم اور تمہارا نمائندہ بھاگے بھاگے "ڈاکار" جاؤ اور احمدیت کی مخالفت کا اڈہ بنالو یہ وہ بات ہے جو وہ عملاً اس حیثیت سے کر چکے ہیں کہ اب رابطہ عالم اسلامی کا اڈہ ڈاکار میں قائم کر دیا گیا ہے اس سے پہلے رابطہ عالم اسلامی کی جو کارروائیاں تھیں ان کو اللہ تعالیٰ نے نکبت کی مار دی ہے ذلت کی مار دی ہے آج بھی یہی تقدیر جاری ہو گی اور انشاء اللہ تعالیٰ اس سال یعنی ۹۸ کے سال میں جیسا کہ گزشتہ مباہلہ کی دعا میں اللہ نے میرے منہ سے یہ نکلوا دیا تھا کہ ۹۷ کا سال کافی نہیں ۹۸ کیلئے بھی دعائیں کرو اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اب خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ۹۸ کے سال کیلئے بھی اُسی طرح دعائیں کرتی رہے گی اور پہلے سے زیادہ بڑھ کر شدت سے دعائیں کرے گی یہی دعائیں ہیں جو ہمارا سہارا ہیں اس کے علاوہ ہمارا کوئی سہارا نہیں۔"

انهم يكيدون كيداً واكيد كيدا فمهل الكافرين امهلهم رويدا" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انهم يكيدون كيدا یہ بڑی تدبیریں کر رہے ہیں۔ تم یہ نہ خیال کرنا کہ تدبیروں کے بغیر بیٹھے ہوئے ہیں بڑے پلان بنا رہے ہیں واکید کیدا لیکن میں بھی باخبر ہوں میں بھی جوابی پلاٹ تیار کر رہا ہوں اس میں جو میرے لئے رہنما اصول تھا وہ یہ تھا کہ میں بھی جوابی کارروائی کیلئے ہر ممکن صلاحیت کو استعمال کروں کیونکہ اس دنیا میں میں اس وقت خدا تعالیٰ کا نمائندہ بنکر اسلام کی خدمت پر مامور ہوں اور اس پہلو سے جماعت کے خلاف جتنی بھی مکاریاں ہو رہی ہیں ان کا اس دنیا میں جواب دینا میرا فرض ہے کیونکہ اکید کیدا جو خدا کیطرف منسوب ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی کے بندوں کے ذریعہ جاری کی جاتی ہے اکید کیدا کا یہ مطلب نہیں میں آسمان سے کوئی تدبیریں کر رہا ہوں اور وہیں رہیں گی وہ تدبیریں آسمان سے نیچے اترتی ہیں اور اللہ جس کو پسند فرماتا ہے اس کو عقل و شعور بخشتا ہے اس کو صلاحیتیں دیتا ہے کہ وہ ان تدبیروں کا بھرپور توڑ کرے پس آپ کو اس معاملے میں کسی فکر کی ضرورت نہیں یہ توڑ کرنا میرا فرض ہے آپ کیلئے میری نمائندگی کا حق تبھی ادا ہو گا اگر میں یہ توڑ ہر ممکن کروں ہر پہلو سے ہر ذریعے کو استعمال کروں لیکن یہ یقین رکھتے ہوئے کہ یہ دنیاوی کارروائیاں نہیں بلکہ اکید کیدا کا جواب ہے۔ تو آسمان پر اللہ تدبیریں فرما رہا ہے وہ نیچے اتار رہا ہے اور اپنے ان بندوں کو جن کو استعمال کرنا چاہتا ہے وہ تدبیریں سمجھاتا ہے بجھاتا ہے اس لئے بڑی حاضر دماغی کے ساتھ ہر پہلو کی باریکی پر نظر رکھتے ہوئے جتنی بھی تدبیریں ممکن ہو سکتی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم کر رہے ہیں لیکن ان تدبیروں کا فیصلہ آپ کی دعائیں کریں گی اس رمضان کی دعائیں جو باقی ہے اور سارا سال کی دعائیں اس لئے ۹۷ کی طرح ۹۸ کا سال بھی ہمارا ہے ہمارا رہے گا اور کوئی دنیا کی طاقت اس سال کو ہم سے چھین نہیں

(باقی صفحہ 7 کالم نمبر 1 پر ملاحظہ فرمائیں)

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے مختصر حالات زندگی

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان و امیر جماعت احمدیہ ربوہ اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کئی سال سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے مگر آپ کو کئی بار خلاف توقع لمبی عمر حاصل ہوتی رہی۔ چند سال قبل آپ کو دل کا شدید دورہ پڑا۔ آپ ہسپتال میں داخل رہے۔ دل کا دورہ اس قدر شدید تھا کہ بظاہر آپ کی جان بچنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ طبیعت بہتر ہونے پر ڈاکٹروں نے آپ کو چھ ماہ مکمل طور پر بستر پر لیٹے رہنے کی ہدایت کی۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر فضل فرمایا اور آپ صحت یاب ہو کر حسب معمول اپنی اہم ترین دینی خدمات پر حاضر ہو گئے۔ گزشتہ چند ماہ سے آپ کی صحت زیادہ خراب رہنے لگی۔ ۴ دسمبر کو فضل عمر ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ آپ کا دل بیحد کمزور ہو چکا تھا اور سانس کی بھی تکلیف تھی۔ چنانچہ دس دسمبر کو صبح دس بج کر پچاس منٹ پر آپ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اللھم اغفرلہ وارفع درجاتہ

مختصر سوانح خاکہ

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ۱۳ر مارچ ۱۹۱۱ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور حضرت بوزینب صاحبہ بنت حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے صاحبزادے تھے آپ حضرت مسیح موعود و مہدی معہودؑ کے دوسرے پوتے تھے۔ آپ کے والد گرامی حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ حضرت مسیح موعودؑ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے

حضرت مرزا منصور احمد صاحب نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ بعد ازاں آپ لاہور میں کالج میں زیر تعلیم رہے۔

بچپن سے ہی آپ کو شکار کا بہت شوق تھا۔ اس کے علاوہ آپ اچھے اتھلیٹ اور فٹ بال اور والی بال کے کھلاڑی تھے اور باکسنگ بھی کھیلتے رہے۔ قادیان سپورٹس یونین کلب کا قیام عمل میں آیا تو حضرت میاں منصور احمد صاحب اس کے صدر تھے

۲ر جولائی ۱۹۳۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ آپ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی صاحبزادی محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ مدظلہا سے ہوا۔ اگلے ماہ ۲۶ر اگست ۱۹۳۴ء کو تقریب شادی عمل میں آئی۔

آپ کو مختلف حیثیتوں سے اہم جماعتی خدمات کی سعادت حاصل ہوئی۔ خدام الاحمدیہ میں آپ کی خدمات کا آغاز ۴۱-۱۹۴۰ء سے ہوا جب آپ کو نائب صدر بنایا گیا۔ اس کے ساتھ مہتمم صحت جسمانی کی ذمہ داری بھی آپ کے سپرد رہی۔ دو سال یہ سلسلہ جاری رہا۔ ۴۳-۱۹۴۲ء میں نائب صدارت کے ساتھ آپ کو مہتمم عمومی کا عہدہ بھی دیا گیا۔ یہ عہدہ بھی دو سال آپ کے سپرد رہا۔ اس طرح سے آپ چار سال تک مجلس خدام الاحمدیہ کے نائب صدر رہے۔ اس کے بعد ایک سال ۴۵-۱۹۴۴ء میں آپ کے سپرد مہتمم صحت جسمانی کی ذمہ داری رہی۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں ۱۹۵۶ء اور ۱۹۵۷ء میں قائد تربیت کے طور پر اور ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۹ء تک قائد صحت جسمانی و ذہانت کے عہدوں پر خدمات بجا لانے کی سعادت ملی۔ اس طرح آپ ۱۳ سال تک انصار اللہ مرکزیہ کے قائد رہے۔

امیر مقامی کے عہدہ جلیلہ پر آپ کی تاریخ ساز خدمات کا ایک پہلو تو وہ تھا جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لنڈن جانے سے شروع ہوا لیکن اس سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے وقت سے جب بھی حضور ربوہ سے باہر جاتے تو امیر مقامی کی ذمہ داری اول طور پر آپ ہی کے سپرد ہوتی۔ اگر آپ بھی ربوہ سے باہر ہوتے تو پھر کسی اور بزرگ کا تقرر ہوتا۔ سب سے پہلے آپ امیر مقامی تین سے چھ جون ۱۹۶۷ء کو بنے تھے۔ اس وقت ابھی آپ ناظر اعلیٰ نہ تھے ناظر اعلیٰ بننے سے پہلے نو (۹) مرتبہ آپ امیر مقامی بنے۔ ۱۹۷۱ء میں آپ کے ناظر اعلیٰ بننے کے بعد تو گویا یہ سلسلہ مستقل ہو گیا۔ مجموعی طور پر ۴۵ بار آپ کو امیر مقامی بنایا گیا جس کا مجموعی عرصہ ایک سال تین ماہ بنتا ہے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے لندن تشریف لے جانے کے بعد تو آپ مستقل امیر مقامی ہو گئے۔

۱۶ر جون ۱۹۶۲ء کو آپ کی پہلی تقرری بطور نائب ناظر امور عامہ ہوئی۔ ۸ جولائی ۱۹۶۲ء کو آپ کو قائم مقام ناظر امور خارجہ بھی بنا دیا گیا۔ قائم مقام کی یہ تقرری اس سال کے آخر تک جاری رہی۔ یکم مئی ۱۹۶۴ء سے آپ کو ناظر امور عامہ کے عہدے پر فائز کیا گیا۔ اور ۱۹۶۹ء میں آپ کے سپرد ناظر امور خارجہ کا عہدہ بھی ہو گیا۔

یکم مئی ۱۹۷۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کی غیر معمولی صلاحیتیں دیکھ کر آپ کو صدر انجمن احمدیہ کے اعلیٰ ترین عہدے پر فائز فرمایا اور ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا اور اس کے ساتھ ہی آپ کی دینی خدمات کا ایک غیر معمولی اور تاریخ ساز دور شروع ہوا۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس عہدے پر اپنی وفات تک فائز رہے۔ یہ عہدہ آپ کے پاس ساڑھے ۲۶ سال رہا۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ناظر اعلیٰ کے عہدے پر فائز رہنے کا یہ سب سے بڑا عرصہ ہے۔ اس دوران ناظر زراعت اور ۱۹۸۳ء میں آپ کے سپرد ناظر ضیافت کا کام بھی رہا۔ ۱۹۸۴ء میں حضرت مولانا محمد دین صاحبؓ کی وفات کے بعد ایک اور وقیع عہدہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے آپ کے سپرد فرمایا یعنی صدر صدر انجمن احمدیہ کا عہدہ۔ تا وفات آپ اس عہدے پر بھی فائز رہے۔ اس طرح صدر صدر انجمن احمدیہ کا عہدہ ۱۴ سال آپ کے سپرد رہا۔

۱۹۸۴ء میں جب خدائی تقدیر کے تحت حضور ایدہ اللہ کو پاکستان سے ہجرت کرنا پڑی تو پاکستان کے پر آشوب دور میں ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ امیر مقامی ربوہ کی گراں قدر ذمہ داری بھی آپ ہی کے سپرد ہوئی۔ اور اس کے بعد سوائے اس کہ کبھی ایک دو دن کے لئے ربوہ سے باہر گئے یا جلسہ سالانہ لندن تشریف لے جاتے رہے تیرہ سال کے طویل عرصہ میں امیر مقامی ہونے کا اعزاز آپ ہی کے سپرد رہا۔ اس طرح سے آپ کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں طویل ترین عرصہ کیلئے امیر مقامی ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

حضور ایدہ اللہ کی ہجرت کے بعد آپ کی کٹھن ذمہ داریوں میں جو ایک اہم اور تاریخی اضافہ ہوا وہ مجلس مشاورت کی صدارت کا اعزاز آپ کے سپرد ہونا ہے۔ ۱۹۸۵ء سے ۱۹۹۶ء تک صدر مجلس مشاورت کے عہدہ جلیلہ پر فائز رہے۔ ایک سال ۱۹۹۲ء میں جب آپ کی طبیعت ناساز تھی آپ کی بجائے حضرت مرزا عبد الحق صاحب اور ۱۹۹۷ء میں بھی آپ کی خرابی صحت کی وجہ سے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کو یہ اعزاز عطا ہوا۔ اس طویل عرصہ کیلئے مجلس مشاورت کی صدارت کا اعزاز بھی آپ کا ایک غیر معمولی اور منفرد اعزاز ہے جو آپ کو حاصل ہوتا رہا۔

آپ منصب خلافت کا گہرا عرفان رکھنے والے خلیفہ وقت کے عاشق اور فدائی' نہایت جری اور بہادر اور بہت صائب الرائے وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی انتظامی صلاحیتوں سے نوازا تھا اور گہری فراست بخشی تھی۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں (سلمھم اللہ) جن کے اسماء یہ ہیں۔

☆ محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ بیگم محترم میر مسعود احمد صاحب۔

☆ محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب۔

☆ محترم صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ (صدر لجنہ (پاکستان) بیگم محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب۔

☆ محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب۔

☆ محترم صاحبزدہ مرزا مسرور احمد صاحب

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اب مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی مقرر فرمایا ہے)

آپ کی نماز جنازہ ۱۲ر دسمبر کو بعد نماز جمعہ و عصر مسجد اقصیٰ میں حضرت مرزا عبد الحق صاحب نے پڑھائی۔ جس میں قریباً ۲۵ ہزار افراد شامل ہوئے۔ نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد پہلے سے کئے گئے اعلان کے مطابق خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے افراد۔ ناظر ان وکلاء نائب ناظران۔ نائب وکلا۔ افسران صیغہ جات۔ اراکین مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ پاکستان اراکین مرکزی مجلس عاملہ انصار اللہ۔ بزرگان سلسلہ و دیگر متعلقین جنازہ کے قریب پہنچ گئے اور جنازہ کو کندھوں پر اٹھا کر مسجد اقصیٰ سے آہستہ آہستہ روانہ ہوئے اور باقی احباب جماعت نے ہزاروں کی تعداد میں اس کی مشایعت کی۔ جنازہ حضرت اماں جان کی یادگار سے ہوتے ہوئے جب بہشتی مقبرہ کے قریب پہنچا تو وہاں بھی بہت سے احباب پہلے ہی جمع ہو چکے تھے۔ بہشتی مقبرہ کے احاطہ خاص میں تدفین کے مراحل کے دوران ہزاروں کی تعداد میں احباب بہشتی مقبرہ کے اندر موجود تھے۔ تدفین مکمل ہونے پر حضرت مرزا عبد الحق صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

لندن میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ (فرمودہ ۱۲ر دسمبر) میں آپ کے اوصاف حمیدہ کا مختصر تذکرہ فرمایا اور آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا کرتے ہوئے تمام احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو بھی دُعا کی تحریک فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ الہامات دراصل حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ذات پر اطلاق پاتے ہیں جن میں آپ کو خلاف توقع اللہ تعالیٰ کی طرف سے لمبی عمر عطا کئے جانے اور خلاف توقع امارت کے منصب پر فائز ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ پاک رُوح تھے اور بہت دلیر انسان اور خلافت کے حق میں ایک سونتی ہوئی تلوار تھے۔ اس مرتبہ جب آپ لندن تشریف لائے تو بہت خوش تھے اور کہتے تھے کہ میں خوش کیوں نہ ہوں میرا خلیفہ مجھ سے راضی ہے۔ ساری زندگی انہوں نے سادہ گزاری۔ بالکل بے لوث انسان۔ ذرا بھی کوئی انانیت ان کے اندر نہیں تھی۔ ہر چیز میں قناعت پائی جاتی تھی۔ ساری دنیا کے احمدی آپ کے لئے دعاؤں میں مصروف ہیں اور رخصت کا یہ بہت ہی پیارا انداز ہے کہ انسان ساری دنیا کی دعاؤں کو سمیٹے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔

ادارہ بدر حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات کے اس موقع پر تمام قارئین کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپ کی اہلیہ محترمہ اور تمام پسماندگان و

(باقی صفحہ ۱۱ کالم نمبر ۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

آندھرا پردیش کی تبلیغی ڈائری

.......(محمد بشیر الدین صاحب۔ صوبائی امیر آندھرا پردیش).......

خاکسار محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کے ہمراہ مورخہ ۲۔۱۰۔۹۷ کو حیدر آباد سے نکلا مختلف جماعتوں کا دورہ کرتے ہوئے تعلیمی و تربیتی امور کا جائزہ لیا مورخہ ۲۸۔۱۰۔۹۷ کو ہم کھمم زون میں پہنچے اس زون میں پچھلے ماہ ایک گاؤں احمدی ہوا ہے جس کی تعداد ۳۵۰ کے قریب ہے الحمد للہ۔ منڈور میں پڑھے لکھے سلجھی طبعیت کے افراد پر مشتمل لوگ رہتے ہیں اس سے قبل اسلام سے بالکل ناواقف تھے اس گاؤں سے صرف ۱۲ بارہ کلومیٹر کے فاصلہ پر ضلعی شہر ایلور واقع ہے جہاں پر مسلمان کثیر تعداد میں قیام پذیر ہیں مگر جب جماعت احمدیہ کی سرگرمیاں پھیلی اور ایلور کے ملاؤں اور کٹر مسلمانوں کو خبریں ملیں تو شدید مخالفت اور لالچ دینا شروع کیا۔ چنانچہ منڈور کے سرکردہ لوگوں کو پچاس ہزار نقد رقم تعمیر مسجد کے نام پر پیش کی مزید پچاس ہزار کا وعدہ کیا۔ مگر ان نو مبائعین نے ملاؤں کے ساتھ ان کی رقم کو بھی دھتکار دیا اور ایمان افروز مظاہرہ کیا اور ملاؤں پر خوب لعن طعن کر کے دوبارہ گاؤں میں قدم رکھنے سے منع کر دیا اور احمدی معلم صاحب کو بڑا احترام دیا ان نو مبائعین کے جذبہ لگن اور شوق کو دیکھتے ہوئے ایک معلم کو مقرر کیا گیا تھا اور یہ لوگ ایک کرایہ کا کمرہ میں نمازیں اور تعلیمی کلاسز لگا رہے تھے۔ چونکہ منڈور کے اطراف میں مسلمانوں کی کثیر تعداد والے گاؤں ہیں اور اس کو مرکزی مقام حاصل ہے اور یہاں سے ہماری تبلیغی سرگرمیاں پھیلنے کا اندازہ تھا اس لئے بعد مشورہ کے یہاں مقامی افراد کے پاس ایک قطعہ زمین تھا اُس پر ایک مسجد بنوانے کا کام شروع کیا گیا نتیجہ میں اطراف کے مضافات سے لوگ بڑے اصرار کے ساتھ ہمارے معلمین کو اپنے گاؤں بلانے اور اپنی بھی تعلیم و تربیت کیلئے معلم کا مطالبہ کر رہے ہیں لہذا مورخہ ۲۱۔۱۰۔۹۷ سے یہاں پر کھمم زون سے تبلیغی جذبہ رکھنے والے احباب کو جمع کر کے تربیتی کلاسز لگائی گئی الحمد للہ اس سے بھرپور استفادہ کیا گیا۔ نیز ان نو مبائعین کی تربیت کے نقطۂ نگاہ سے ڈش انٹینا بھی لگایا گیا ہے۔ انشاء اللہ اس سے اطراف اور مقامی احباب بھرپور فائدہ اٹھا سکیں گے۔

منڈور سے پچیس کلومیٹر دور دیولاپلی نامی گاؤں کے مسلمان حضرات ہمارے معلمین کرام سے رابطہ پیدا کر کے اپنے لئے بھی معلم کا مطالبہ کرنے لگے اور شدید اصرار کرتے رہے کہ ہمیں بھی جماعت احمدیہ میں شامل کر لیں۔ چنانچہ وہاں پر ایک جلسہ منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔

دیولاپلی میں مسلمان قریباً ڈھائی صد سے زیادہ ہیں اور یہاں پر ایک مسجد مکمل موجود ہے چنانچہ مورخہ ۲۸۔۱۰۔۹۷ کو رات میں ۸ بجے جلسہ مسجد میں ہی منعقد کیا گیا جس میں تفصیل سے جماعت کا تعارف اور حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ پر روشنی ڈالی گئی۔ الحمد للہ کہ سارا گاؤں حلقہ بگوش احمدیت ہوا۔ جلسہ میں مقامی افراد اپنے تمام کام چھوڑ کر شریک ہوئے جبکہ یہاں پر دھان کی فصل کی کٹوائی چل رہی تھی بعد جلسہ مقامی افراد نے تمام قافلہ کی ضیافت کی۔ یہاں پر بھی ایک معلم متعین کیا گیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف پورے جوش اور لگن کے ساتھ تربیتی امور بخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔

مورخہ ۲۹۔۱۰۔۹۷ کو کھمم زون کے کرشنا ضلع میں پنگول کے مقام پہنچے پنگول سے صرف دو کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک جماعت ہے جس کا نام جنگلہ پالم ہے یہاں پر مسجد کیلئے پہلے چھ سینٹ زمین خرید لی گئی تھی۔ لہذا جماعتی مفادات اور احباب جماعت کے بہتر استفادہ کی غرض سے جنگلہ پالم میں ہی مسجد کی جگہ کے بالکل ساتھ ہی مزید جگہ مقامی سرگرم پرجوش احمدی شیخ کریم صاحب کی تھی جب ان کو تحریک کی گئی تو بخوشی فروخت کرنے کیلئے تیار ہو گئے لہذا ان سے مزید ۳۴ سینٹ زمین خریدی گئی اور یہاں پر تعمیر کا کام شروع کیا جا رہا ہے انشاء اللہ اس طرح کل ۴۰ سینٹ زمین بنتی ہے مورخہ ۲۹۔۱۰۔۹۷ کی رات نلگنڈہ زون میں کاسرلہ پہاڑ کے مقام پر قیام کیا گیا پھر صبح وہاں کے تبلیغی و تربیتی کاموں کا جائزہ لیا گیا اور ۳۰۔۱۰ کو ورنگل زون میں کاٹراپلی گاؤں میں جہاں مسجد کی تعمیر چل رہی ہے جو اب تکمیل کے آخری مرحلہ میں ہے کا جائزہ لیا گیا انشاء اللہ العزیز صوبائی کانفرنس کے موقع پر اس کا افتتاح کرنے کا پروگرام ہے۔

پوجا کے موقع پر

جماعت احمدیہ کلکتہ کا پارک سرکس کے مین شاہراہ پر بک سٹال

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال ایک بار پھر پوجا کے موقع پر کلکتہ کے علاقہ پارک سرکس کے مین شاہراہ پر جماعت کو بک سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ یہ بک سٹال ۸۔۱۰۔۹۷ تا ۱۲۔۱۰۔۹۷ لگاتار پانچ روز لگایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے نتیجہ میں خوب تبلیغ کے مواقع میسر آئے اور پیغام حق پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ سوڈان کے چھ عالم دین اور کلکتہ کے ایک عالم اپنے ساتھ ۲۰ دیگر افراد سمیت سٹال پر تشریف لائے جن سے مسلسل تین گھنٹے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ اسی طرح مدارس میں تعلیم حاصل کر رہے طلباء اور عوام الناس میں سے کثیر تعداد میں لوگ ان پانچ دنوں میں ہمارے بک سٹال پر تشریف لاتے رہے۔ اور انہیں پیغام حق پہنچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ (آمین)

(ایاز احمد بھٹی کلکتہ سیکرٹری تعلیم و تربیت)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کانپور (یوپی) کو ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۷ کو جلسہ سیرۃ النبی منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ بعد تلاوت و نظم اور عہد نامہ کے محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ نے وادی مکہ سے آفتاب رسالت کا طلوع" کے عنوان سے تقریر کی۔ اس کے بعد محترمہ شبانہ پروین صاحبہ نے "سیرت النبیؐ" کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ محترمہ وسیم جہاں صاحبہ نے "شان خاتم الانبیاء" میں سے کچھ حصہ پڑھ کر سنایا اور محترمہ ساجدہ پروین صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات پر روشنی ڈالی۔ (امۃ الحفیظ صدر لجنہ کانپور)

ضلع کرشنا و گوداوری (آندھرا) میں جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت

چند دنوں سے اس علاقہ میں جماعت اسلامی اور سنی فرقہ کے ملاؤں اور علاقہ کے غیر احمدیوں کی طرف سے شدید مخالفت جاری ہے جہاں پر بھی جماعت احمدیہ کے سنٹرز قائم ہیں اور جماعت کے معلمین کام کر رہے ہیں وہاں پر ملا نو مبائعین کے غیر احمدی رشتہ داروں اور دیگر لوگوں کو لاریوں اور جیپوں میں بھر بھر کر نو مبائعین کے گاؤں میں پہنچ کر شور و فساد برپا کر رہے ہیں۔ معلمین کو دھمکی دی جا رہی ہے کہ سنٹر خالی کر دو ورنہ ہم زور بازو سے تمہیں یہاں سے نکال دیں گے۔

خاکسار نے مکرم صوبائی امیر صاحب آندھرا اور محترم سیٹھ زبیر احمد صاحب حیدر آباد کے تعاون سے وہاں کے ایم ایل اے۔ ایس پی۔ ڈی ایس پی سے ملاقات کی اور صورت حال سے آگاہ کیا اور موضع گورام پالم ضلع کرشنا جہاں گذشتہ دنوں غیر احمدیوں نے ہنگامہ برپا کیا تھا کر خاکسار نے وہاں کا جائزہ لیا اور ملا کو متنبہ کیا کہ ہمارے معلم کو کوئی آنچ نہیں آنی چاہئے ورنہ سخت کارروائی کی جائے گی۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مخالفین کو اپنے بد ارادوں میں ناکام کرے اور نو مبائعین کو ثبات قدم عطا فرمائے۔ (عبد السلام مبلغ سلسلہ)

لجنہ اماء اللہ قادیان کا جلسہ تحریک جدید

مورخہ ۱۰۔۱۱۔۹۷ بروز سوموار بوقت عصر لجنہ اماء اللہ قادیان کیطرف سے بیت النصرت لائبریری میں جلسہ تحریک جدید منعقد کیا گیا۔ بعد تلاوت و نظم محترمہ نسیم اختر صاحبہ نے "تحریک جدید ایک الٰہی تحریک ہے" کے عنوان سے تقریر کی دوسری تقریر طیبہ صدیقہ صاحبہ کی "سادہ زندگی اور تحریک جدید" کے عنوان سے ہوئی بعدہ صدر جلسہ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ نے اختتامی خطاب فرمایا محترمہ امتہ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے دعا کروائی اور جلسہ برخاست ہوا۔ (نصرت بیگم بدر۔ نائب صدر لجنہ اماء اللہ قادیان)

جلسہ یوم تبلیغ وڈمان

۳۰ ر نومبر ۹۷ کو یوم تبلیغ کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہوا نماز فجر کے بعد مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے قرآن کریم کا درس دیا اور آج کے دن کی غرض و غایت بتلائی احباب و مستورات ضروریات سے فارغ ہو کر ٹھیک نو بجے مسجد احمدیہ میں جمع ہو گئے ٹھیک نو بجکر پانچ منٹ پر مولوی صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی دُعا کے بعد تمام خدام و اطفال انصار پھیل گئے اور تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے۔ سارا دن خدام اطفال انصار نے گاؤں میں پھر کر تبلیغی پمفلٹ تقسیم کئے۔ اور شام بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار کی زیر صدارت تبلیغی جلسہ عمل میں آیا۔ پروگرام ڈیڑھ گھنٹہ تک رہا غیر احمدی غیر مسلم احباب اس جلسہ میں شریک ہوئے اور تقاریر کو سنا۔ تلاوت و نظم کے بعد ۸ افراد نے تقریریں کی۔ جلسہ دُعا پر ختم ہوا۔ اس کے بعد کلو جمیعا کا پروگرام عمل میں آیا جس میں غیر مسلم احباب نے شرکت کی اور خلوص و محبت کا مظاہرہ کیا رات ۱۰ بجے تمام پروگرام ختم ہوئے۔ (صدر جماعت احمدیہ وڈمان)

یوم تبلیغ چنتہ کنٹہ

۳۰ ر نومبر ۹۷ کو چنتہ کنٹہ میں یوم تبلیغ منایا گیا جس کا پروگرام نماز تہجد سے شروع ہوا بعد نماز فجر قرآن کریم کا درس دیا گیا ٹھیک نو بج کر پانچ منٹ پر اجتماعی دُعا ہوئی اور پھر خدام اطفال اور انصار گاؤں میں پھر کر تبلیغ کی اور لٹریچر دیا اس طرح کثیر احباب نے مسلم غیر مسلم افراد کے سامنے پیغام حق پہنچایا۔

مورخہ ۱۲۔۱۔۹۷ بعد نماز مغرب عشاء ایک تبلیغی جلسہ خاکسار کی صدارت میں ہوا۔ جس میں خدام انصار نے مضامین و نظمیں پڑھ کر سنائیں اور تقاریر کیں۔ آخر پر خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بتلائی اور ہر فرد جماعت کو دعوت الی اللہ کے فریضہ کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کی طرف توجہ دلائی۔ یہ جلسہ ڈیڑھ گھنٹہ رہا مستورات نے پردہ کی رعایت سے شرکت کی۔ آخر پر کلو جمیعا ہوا۔ (امیر جماعت احمدیہ جڑچرلہ)

ولادت

مکرم محمد لقمان صاحب دہلوی نمائندہ اخبار بدر و ہند سماچار گروپ آف اخبارات قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۹ ر اکتوبر کو بیٹے سے نوازا ہے نو مولود وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور نے نو مولود کا نام "محمد عدنان" تجویز فرمایا ہے جو کہ محترم محمد سلیمان صاحب دہلوی درویش مرحوم قادیان کا پوتا اور محترم محمد مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ تیماپور کا نواسہ ہے۔ نو مولود کی دینی و دنیاوی ترقیات 'نیک خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

مجلس انصار اللہ بابن ہاؤزن (جرمنی) کی قابل تقلید مساعی

☆مجلس انصار اللہ بابن ہاؤزن کے زیر اہتمام مورخہ ۱۹/جون ۹۷ کو صومالین احباب کے ساتھ ایک تبلیغی نشست منعقد کی گئی۔ حاضرین کے سوالات کے جوابات قرآن وحدیث کے حوالے سے دئے گئے اس تبلیغی نشست کے نتیجہ میں دو صومالین دوستوں نے بیعت کی سعادت پائی۔

☆۲۰/جون ۹۷ کو زعیم اور سیکرٹری صاحب تبلیغ کی کوششوں سے "ٹوگو" سے احباب کے ساتھ ایک تبلیغی نشست منعقد کی گئی جو ساڑھے پانچ گھنٹے تک جاری رہی اس تبلیغی نشست کے اختتام پر ۱۴ افراد نے احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت پائی۔

☆۲۸/جون ۹۷ کو افغان دوستوں کے ساتھ تبلیغی میٹنگ رکھی گئی۔ شامل احباب کے سوالات کے جوابات دئے گئے اور پیغام حق پہنچایا گیا۔

☆۲۹/جون ۹۷ کو بنگالی زیر تبلیغ احباب کے ساتھ سوال وجواب کی مجلس منعقد کی گئی جس میں بنگالی دوستوں کے سوالات کے جوابات دئے گئے یہ میٹنگ چار گھنٹے جاری رہی احباب کو ایم ٹی اے پر بنگلہ پروگرام بھی دکھایا گیا۔

☆ماہ جون ۹۷ میں تین تبلیغی سٹال لگائے گئے دو سٹال اشافن برگ اور ایک بابن ہاؤزن میں لگایا گیا۔ جس کے ذریعہ ۲۰ جرمن۔ ۱۵ ترک۔ ۶ مراکش۔ ۱۰ عراقی۔ ۹۔ البانین۔ ۸۔ بوزنین۔ اور ۷ افغانی افراد کو پیغام حق پہنچایا گیا۔

امریکہ میں احمدیہ مشن کی خبریں

(ماہنامہ انصار اللہ نیوز)

مقامی خبروں پہ مشتمل "انصار اللہ نیوز" کو انصار اللہ امریکہ کیطرف سے باقاعدگی کے ساتھ ہر ماہ شائع کر کے ممبران میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

انعامی مقالہ: اپریل ۱۹۹۷ء میں اعلان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ مسیح موعود علیہ السلام کو سلطان القلم کے لقب سے نوازا ہے جس کی حقانیت آپ کی کثیر التعداد تصانیف اور تحریرات سے اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔ لہذا انصار اللہ کی ذہنی اور قلمی صلاحیتوں کو جلا دینے کیلئے قیادت تعلیم کیطرف سے بہ ایں عنوان پہلی دفعہ مضمون نویسی کا مقابلہ کروایا گیا۔

"دور حاضر میں نئی نسل میں اسلامی اقدار کے پیدا کرنے اور ترقی دینے میں انصار اللہ کی ذمہ داری"۔

انصار اللہ نیوز کی ستمبر اشاعت میں یہ اطلاع مظہر ہے کہ اس مقابلہ میں اول نمبر پر آفتاب احمد صاحب نسل (ڈی ٹرائیٹ) اور دوسرے نمبر پر محمد ادریس چودھری صاحب (جارجیا) اور ڈاکٹر یوسف لطیف صاحب (باسٹن) کے مضامین کو امتیاز کا حقدار قرار دیا گیا۔ جبکہ موصوف حضرات کو سالانہ اجتماع انصار اللہ امریکہ کے موقع پر انعام سے نوازا گیا۔ اعلانیہ میں قیادت تعلیم نے مزید انکشاف کیا ہے کہ انصار اللہ کی گہری دلچسپی کے مدنظر ہم بتوفیقہ تعالیٰ یہ مقابلہ سالانہ بنیادوں پر استوار کریں گے۔ دعا ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ انعام یافتگان کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور ان کے علم عمل میں برکت ڈالے وہاں قیادت تعلیم کو یہ فرض کامیابی کے ساتھ نبھانے کی توفیق بخشتا چلا جائے۔ آمین۔

وائس آف امریکہ (Vice of America) کی ایک تقریب

ویلڈ اسٹا (جارجیا۔ امریکہ) پاکستان کی پچاسویں سالگرہ آئی۔ تو واشنگٹن ڈی سی میں وائس آف امریکہ (VOA) نے اپنے مرکزی دفاتر میں موقع کی مناسبت سے ایک تقریب منائی۔ جس کے اختتام سے قبل وقفہ سوال وجواب میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کے پاکستان ڈیسک کی انچارج خاتون نے اسٹیج کی زینت معززین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "میں سوال تو نہیں کرتی لیکن صرف تبصرہ کے طور پر کہتی ہوں کہ آج آپ سب فخر کر رہے ہیں کہ پاکستان فارن سروس نے گذشتہ پچاس سال میں عمدہ کارکردگی کا نمونہ قائم کیا ہے۔ میں آپ کو صرف یہ یاد دلانا چاہتی ہوں کہ پاکستان کا سب سے پہلا سرونٹ ایک احمدی تھا"۔ موصوفہ کا اشارہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طرف تھا۔ جو پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے۔

یہ تبصرہ بالکل غیر متوقع تھا اور کسی کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا رد عمل ہونا چاہئے۔ لہذا توجہ نہ دینے میں ہی ہر کسی نے آسودگی کا سہارا تلاش کیا۔ اسٹیج کے سامنے امریکہ میں پاکستان کے سفیر جناب ریاض کھوکھر بھی رونق افروز تھے۔ قبل ازیں VOA نے بھارت کے اعزاز میں بھی ایسی ہی تقریب منعقد کی۔ دونوں تقریبیں ٹی وی پر نمایاں طور پر دکھائی گئیں۔

(محمد ادریس چوہدری نبیرہ حضرت میاں محمد الدین صاحب یکے از اصحاب احمد ۳۱۳)

اعلان بسلسلہ گم شدہ رسید بکس

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ جماعت احمدیہ بلاری کرناٹک کی دو عدد رسید بکیں نمبر ۶۴۵۴۔ ۶۴۵۵ جماعت میں ہی گم ہو گئی ہیں۔ لہذا آئندہ ان رسید بکوں پر کسی قسم کے چندہ کی وصولی نہ ہو۔ مرکزی ریکارڈ سے یہ رسید بکیں ختم کر دی گئی ہیں۔ احباب مطلع رہیں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

محترم بریگیڈیئر (ر) وقیع الزمان خان صاحب وفات پاگئے

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

محترم بریگیڈیئر (ر) وقیع الزمان خان صاحب مورخہ ۲۸/اکتوبر ۱۹۹۷ کو دن کے قریباً پونے ایک بجے اپنے گھر واقع لاہور (پاکستان) میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر ۷۵ سال نو ماہ تھی۔ آپ معمول کے مطابق اپنے مطالعہ کے کمرے میں کرسی پر بیٹھے کام کر رہے تھے کہ دل کی حرکت اچانک رک جانے سے آپ کی وفات ہو گئی۔ اس وقت آپ کا سر میز پر ٹکا ہوا تھا۔ گھر والوں نے آواز دی مگر آپ اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ آپ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے رضی اللہ عنہ کے داماد تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی ایک بیٹی امۃ الکریم کوکب صاحبہ مکرم ماجد احمد خان پسر وقیع الزمان خان صاحب کی بیگم ہیں۔

محترم بریگیڈیئر صاحب کو یہ خصوصی اعزاز حاصل تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ جب ۱۹۸۴ء میں ربوہ سے لندن تشریف لائے تو آپ بھی حضور انور کے ہمراہ کراچی سے لندن تک ساتھ تھے۔ آپ کو اہم جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ ۸۳۔ ۱۹۸۲ء اور ۸۴۔ ۱۹۸۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر افسر خدمت خلق رہے لاہور میں حلقہ شالی چھاؤنی میں قیام کے دوران صدر حلقہ رہے۔ ماڈل ٹاؤن کے احمدیہ قبرستان کیلئے جگہ کے حصول میں آپ کو اہم خدمات کا موقع ملا۔

آپ ۲/جنوری ۱۹۲۲ء کو قائم گنج ضلع فرخ آباد (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ مدرسہ احمدیہ قادیان میں بطور واقف زندگی تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر فوج میں بطور سپاہی بھرتی ہو گئے۔ ۱۹۴۴ء میں آپ کو کمیشن ملا اور ۳۰ سال فوج کی سروس کے بعد ۱۹۷۴ء میں ریٹائر ہوئے۔ اس دوران ملک کے مختلف شہروں لاہور۔ سیالکوٹ۔ کوئٹہ۔ پنڈی۔ آزاد کشمیر وغیرہ میں تعینات رہے۔

آپ کی پہلی شادی حضرت مولانا عبد المغنی خان صاحب سابق ناظر دعوۃ و تبلیغ و وکیل التبشیر کی صاحبزادی محترمہ قانتہ صاحبہ سے ہوئی جو ایک خورد سال بچی ساجدہ (بعد ازاں ساجدہ حمید اہلیہ ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب آف ہارٹلے پول برطانیہ) کو چھوڑ کر وفات پاگئیں۔ اس کے بعد آپ کی دوسری شادی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی محترمہ امۃ المجید صاحبہ سے ہوئی جن سے آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا کیپٹن (ر) ماجد احمد خان اور دو صاحبزادیاں محترمہ امۃ الکبیر لبنیٰ صاحبہ بیگم مکرم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب نائب وکیل وقف نو۔ محترمہ امۃ النصیر صاحبہ بیگم مکرم سید طاہر احمد صاحب نائب ناظر تعلیم عطا فرمائیں۔

محترم بریگیڈیئر صاحب نہایت سلجھے ہوئے اور گہرے علمی ذوق کے مالک تھے۔ نہایت رواں دواں مقرر تھے۔ آپ ایک خوش طبع شاعر تھے مگر کم کہتے تھے اور کم چھپتے تھے۔ آپ ایک فدائی۔ خدا رسیدہ اور مخلص وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

ادارہ بدر مکرم بریگیڈیئر صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ بچوں اور تمام لواحقین سے دلی تعزیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

پاکستان میں ایک اور شہادت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۹۷ء کے آخر میں غم اور خوشی کی ملی جلی خبر سنائی اور فرمایا کہ پاکستان سے ایک اور بشارت کی اطلاع ملی ہے مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف ڈھونیکی ضلع گوجرانوالہ کو نہایت بے دردی سے شہید کیا گیا مگر اللہ نے جس طرح شہادت کی توفیق بخشی ہے وہ بڑا انعام و مرتبہ ہے حضور نے شہید مرحوم کے پسماندگان کیلئے دعا کی اور فرمایا کہ قاتل کو جو سزا اس دنیا میں ملے گی وہ تو ملے گی ہی لیکن مجھے اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ آخرت کی سزا اس سے بھی سخت ہوگی۔ مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نماز جنازہ غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین نے ۸۔۱۰۔۹۷ بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

۱۔ مکرم شیخ عبد المومن صاحب کارکن دفتر محاسب قادیان۔
۲۔ مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ والدہ چوہدری اعجاز احمد صاحب لندن۔

دعائے مغفرت

خاکسارہ کے خاوند محمد عبد الرحمٰن صاحب (فلک نما) بوجہ آستما کافی عرصہ سے علیل تھے۔ مورخہ ۲۹۔۱۱۔۹۷ بروز شنبہ بعد مغرب ۶-۳۰ بجے وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعائے مغفرت کیلئے عاجزانہ درخواست کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے۔ آمین۔ (حمیدہ بیگم فلک نما حیدر آباد)

انعامی مقابلہ مقالہ نویسی

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیمی سال ۹۸-۹۷ کیلئے ذیل کے ۲ عناوین مقالہ نویسی کیلئے منتخب کئے گئے ہیں۔

۱۔ ہندوستان میں اسلام کا عروج۔ ۲۔ ہمارے ملک کی آزادی کے پچاس سال

مقالہ میں اول۔ دوم۔ سوم آنے والے کیلئے علی الترتیب ۱۰۰۰ روپے اور ۷۰۰ اور ۵۰۰ روپے انعام مقرر کئے گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ خود اس میں شامل ہوں اور اپنے تعلیم یافتہ بچوں کو اس انعامی مقالہ میں شامل ہونے کی تاکید کریں تا کہ مقالہ لکھنے کے ساتھ ان کے علمی ذوق میں اضافہ ہو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سلطان القلم کے لقب سے نوازا ہے اور یہ ملکہ جماعت کو بھی عطا کیا گیا ہے لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ایسے تحریری انعامی مقالہ جات کے موقعہ پر ہم ارشاد ربانی رب زدنی علما کے مطابق اپنے علمی معیار کو بڑھانے کیلئے اس میں شرکت کریں۔

شرائط مقالہ

۱۔ مقالہ کم از کم دس ہزار (۱۰۰۰۰) الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے جو صرف اردو یا انگریزی زبان میں ہو ایک سے زائد مقالے بھجوانے پر مقالہ مقابلہ میں شامل نہیں ہوگا۔

۲۔ مقالہ صفحہ کے نصف حصہ میں خوشخط تحریر کریں۔

۳۔ مضمون میں حوالہ جات مستند اور سنہ کے ساتھ ہونے چاہئیں۔

۴۔ مقالہ نظارت ہذا میں مورخہ ۲۸ر فروری ۱۹۹۸ تک پہنچ جانا چاہئے۔ ۲۸ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالے اس انعامی مقابلے میں شامل نہیں ہوں گے۔

۵۔ مقالہ نظارت تعلیم میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

۶۔ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت تعلیم کے حق میں محفوظ ہوں گے کسی مقالہ نگار کو اس کی از خود اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔

۷۔ مقالہ جات کے بارہ میں نظارت کا فیصلہ آخری ہوگا۔

مقالہ میں حصہ لینے میں کسی عمر کی قید نہیں ہے مقالہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بنام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

درخواست دُعا

مکرم روشن خان اڑیسہ اپنے اہل و عیال کی صحت و عافیت بچوں کی درازی عمر اور نیک و خادم دین بننے اور دینی و دنیاوی ترقیات نیز نوکری میں خیر و برکت کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

مکرم ایوب الرحمٰن خان پکال اپنے اہل و عیال کی صحت و عافیت اور اپنے بچوں کی درازی عمر نیک اور خادم دین بننے اور دینی و دنیاوی ترقیات نیز اپنی صحت اور نوکری میں خیر و برکت کیلئے احباب جماعت اور خاص طور پر درویشان قادیان سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر ۷۰ روپے۔ (مجیب الرحمٰن خان)

☆ خاکسار پولیس ڈیپارٹمنٹ میں ملازم تھا شدید مشکلات ہونے کے سبب نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔ غیر احمدی مذاق اڑا رہے ہیں خاکسار نو مبایع ہے ملازمت بحال ہونے اور سلسلہ کی صحیح رنگ میں خدمت کرنے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (جلال الدین خان جماعت احمدیہ نرگاؤں اڑیسہ)

☆ خاکسار اپنے لڑکے کے نیک صالح خادم دین ہونے اور بہترین روزی پانے کے واسطے نیز لجنہ اماء اللہ کا صحیح معنوں میں کام کرنے کے واسطے دُعا کی درخواست کرتی ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔

(اتھرا وبی بی صدر لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ نرگاؤں اڑیسہ)

☆ مکرمہ شمیم فاطمہ صاحبہ آف جمشید پور فاطمہ میموریل ہائی اسکول چلاتی ہیں احباب جماعت سے خصوصی دُعا کی تحریک ہے کہ اس کو ہر لحاظ سے معیاری کامیابی نصیب ہو۔ اور گورنمنٹ اسے Recognition کرے۔ موصوفہ نے اعانت بدر میں ۵۰ روپے ادا کئے ہیں۔ (ادارہ بدر)

☆ مکرم محمد اسماعیل صاحب آف دڈمان کی ٹانگ کی ہڈی سرک جانے سے کافی تکلیف ہے کامل شفایابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (منیجر بدر)

☆ مکرم محمد آزاد صاحب آف کرڈاپلی اپنے بیٹے عزیزم اکرم کی صحت و سلامتی کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (عثمان صاحب معلم راجستھان)

☆ مکرم ابراہیم صاحب ہر کیر ساونت واڑی (مہاراشٹر) اپنے بیٹے بشیر الدین کی جملہ مشکلات کے ازالہ کیلئے اور اہل و عیال کی دینی و دنیاوی ترقی کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (ادارہ)

☆ خاکسار امسال S.S.L.L کا سالانہ امتحان دے رہی ہے نمایاں کامیابی اور والدین کی صحت و تندرستی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (عصمت بیگم بنت کے شفیق احمدی تماپور)

☆ میری پوتی آصفہ پروین میٹرک کا امتحان دے رہی ہے کامیابی و بہتر مستقبل کیلئے درخواست دعا ہے۔

(حضرت صاحب منڈاسگر آف ہبلی)

☆ خاکسار اپنی اہل و عیال اور والدین کی صحت و سلامتی خسر محترم کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا کرتا ہے۔ (محمد شفیق آف پکال)

مستورات

آخر یہ بدعت حسنہ کیا ہوتی ہے

انگلستان میں زمانہ قدیم میں ایک دور ایسا گزرا ہے جب وہاں جہالت عروج پر تھی۔ مذہب کے ٹھیکے داروں (یعنی کلیسا) نے عوام کے اعتقادات کو اپنے قابو میں کر رکھا تھا۔ ملک کی املاک و جائیداد پر چرچ کا قبضہ تھا۔ اس کلیسائی حکومت کے مذہبی عہدے داران زندگی بھر غیر شادی شدہ رہتے تھے جب کہ ان کی ناجائز اولاد کی تعداد کافی ہوتی تھی۔ ان پادریوں نے مختلف قسم کی رسومات جاری و قائم کر رکھی تھیں جن پر عمل کرنا عوام کا دینی فرض تھا۔ جس گھر میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تھا اس میں اگر حلقے کا پادری تشریف نہ لائے تو گھر پلید سمجھا جاتا تھا اسی طرح جب کسی کی موت واقع ہوتی تو مردے کی بخشش کروانا بھی انہیں پادریوں کے ہاتھ میں تھا۔ ان سے خدا کو ایک خط لکھوایا جاتا تھا جس میں وہ سفارش کرتے تھے کہ مردے کو جنت کے فلاں چیمبر میں جگہ دے دی جائے۔ وہ خط مردے کے گلے میں لٹکا کر اسے دفن کر دیا جاتا تھا۔

آج کل مسلمانوں میں بھی جہالت کا دور دورہ ہے۔ مذہب کے ٹھیکے دار نا سمجھ مسلمانوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور انہوں نے انہیں بدعات کے چکر میں ڈال رکھا ہے۔ ہمارے معاشرے کا حال یہ ہے کہ اکثریت جاہلوں کی ہے اور جو لوگ پڑھے لکھے ہیں ان کی مذہبی معلومات بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ ان کی زندگی کا مقصد صرف اتنا رہ گیا ہے کہ "کھاؤ پیو" "مزا اڑاؤ آخر میں مر جاؤ"۔

میں نے حال ہی میں ایک جنازے میں شرکت کی۔ جب قبر میں مردے کو اتار گیا تو اس کے ساتھ ہی قبر میں ایک کتابچہ اور ایک مسواک رکھی گئی اکثر اس کتابچہ میں یا تو قرآن کی سورتیں ہوتی ہیں۔ یا مردے کے مسلک کا شجرہ۔ مجھے خیال آیا کہ آگے چل کر یہی بدعات اور ترقی کر سکتی ہیں اور نوبت یہاں تک پہنچ سکتی ہے کہ پورا قرآن قبر میں رکھنے کی رسم رواج پا جائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے ساتھ کنگھا جائے نماز' تولیہ وغیرہ بھی رکھنا ضروری قرار دیا جائے۔ تعجب ہے کہ کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے کہ خدا ہمارے ظاہر و باطن سے پوری طرح واقف ہے۔ بعد میں ایک صاحب نے قبر پر اذان بہ آواز بلند دی۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصے بعد قبر پر سلام بہ ترنم پڑھنا بھی شروع ہو جائے۔

ہمارے معاشرے میں بدعات بڑھ رہی ہیں۔ نئی نئی حرکتیں جن کا اسلام سے دور کا بھی کوئی تعلق و واسطہ نہیں ہے اپنی مرضی سے ایجاد کی جاری ہیں۔ اگر کسی کو اعتراض ہوتا ہے تو کچھ مذہبی رہنما یہ فرماتے ہیں کہ "یہ بدعت حسنہ ہیں۔ ان کو جتنا بڑھایا جائے اتنا ہی اجر و ثواب میں اضافہ ہوگا"۔

بدعت تو بدعت ہے۔ بدعت حسنہ کی بدعات کیونکر شامل شریعت کر دی گئی۔ یہ امر غور طلب ہے۔

اس سلسلے میں حضرت مجدد الف ثانی سرہندی کے ایک مکتوب کا اقتباس نقل کیا جاتا ہے۔ معبود حقیقی اپنے بندوں کو اسے سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین "یہ فقیر سبحانہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی اور زاری کے ساتھ دعا کرتا ہے کہ دین میں جو نئی باتیں پیدا کی گئی ہیں اور جو بدعتیں ایجاد کی گئی ہیں جو آنحضرتؐ اور آپ کے خلفاء کے زمانے میں موجود نہ تھیں اگرچہ وہ روشنی میں سفیدی صبح کی طرح ہوں پھر بھی اس ناتواں کو ان سے محفوظ رکھے اور ان میں مبتلا نہ کرے۔ کہتے ہیں بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ حسنہ و سیئۃ۔ یہ فقیر ان بدعات میں سے کسی بدعت میں بھی حسن و نورانیت نہیں دیکھتا اور بجز ظلمت و کدورت کے ان میں کچھ محسوس نہیں کرتا۔ سرکار بنی آدم نے فرمایا ہے جو ہمارے دین میں ایسی بات ایجاد کرے جو اس میں نہیں ہے تو وہ چیز مردود ہے۔ پس جو چیز مردود ہو گئی اس میں حسن کیسا! نیز آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے "تم بچو نو ایجاد باتوں سے کیوں کہ ہر نو ایجاد بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی پس جب ہر نو ایجاد بدعت ہوئی اور ہر بدعت گمراہی پھر بدعت میں حسن کے کیا معنی؟

(عزیز احمد لال باغ مراد آباد)

(ہفت روزہ نئی دنیا دہلی۔ ۱۶۔ ۱۰ اجون ۹۶)

بقیہ: صفحہ 8

اہل خاندان بالخصوص قادیان میں مقیم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ بھارت اور آپ کی اہلیہ محترمہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کو جنت الفردوس میں اپنے مقام قرب سے نوازے۔

مورخہ ۹۷-۱۲-۱۹ کو جلسہ سالانہ کے دوسرے روز نماز جمعہ کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

درخواست دُعا

خاکسار کے بیٹے عزیزم منظور احمد خان کو جموں و کشمیر پولیس میں ملازمت ملی ہے الحمد للہ۔ عزیزم ٹریننگ کر رہا ہے اس کی صحت و سلامتی نمایاں کامیابی کیلئے نیز خاکسار کی صحت عمر اور تمام اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ماسٹر محمود احمد خان۔ مانلو شوپیاں کشمیر)

☆ خاکسار کے دوست مکرم منیر احمد نے ان دنوں کاٹراپلی سے ہجرت کر کے چنابو ناپلی میں مع اہل و عیال مستقل سکونت اختیار کی ہے جہاں کوئی بھی احمدی نہیں ہے۔ لہٰذا مکرم منیر احمد دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے لوگوں کو احمدیت کیطرف توجہ کرنے اور سلسلہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز اہل عیال کی صحت و سلامتی اور کاروبار میں برکت کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(شبیر احمد یعقوب معلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105 | ✆ 01872- 20757

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 47 | THURSDAY, | Jan 22th 1998 | ISSUE NO : 42

ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتّبہ کتاب ”ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل“ سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 57)

سپیا

SEPIA

(Inky Juice of Cuttle Fish)

سپیا عموماً ایسی خواتین کی دوا سمجھی جاتی ہے جو دبلی پتلی ہوں اور لنکے کولہے تنگ اور جسم کے ساخت میں قدرے سختی پائی جاتی ہو لیکن یہ لازم نہیں ہے کہ عورت کی یہ جسمانی تصویر ہو تو وہ سپیا کی مریض ہوگی۔ سپیا بنیادی طور پر جگر اور رحم کی خرابیوں سے تعلق رکھنے والی دوا ہے جب ان بیماریوں کی علامات ظاہر ہونے لگیں تو خواہ مریضہ اس شکل کی نہ بھی ہو پھر بھی سپیا دی جاسکتی ہے۔ دوا تجویز کرتے ہوئے جسمانی علامات پر زور دینے کے بجائے گہری اندرونی مزاجی علامتوں کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ سپیا دراصل اپنے خاص مزاج سے پہچانی جاتی ہے۔ جس میں یہ بات شامل ہے کہ عورتوں میں طبعی جنسی رجحان مٹ جاتا ہے اور پیار و محبت کے جذبات ختم ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ ایک پیار کرنے والی ماں اچانک مامتا کے جذبات سے عاری ہو جاتی ہے۔ اپنے خاوند سے قطعاً بے نیاز اور بے تعلق ہو جاتی ہے رفتہ رفتہ اس کے تعلقات کے دائرے محدود ہونے لگتے ہیں اور خودکشی کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے اور عورت نیم پاگل سی ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیات مستقل نہیں ہوتیں بلکہ رحم کی اندرونی کمزوریوں اور جگر کی بیماریوں کی وجہ سے یہ علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ معدہ کی خرابیوں میں جگر ضرور متاثر ہوتا ہے۔ رحم میں کوئی نقص پیدا ہو جائے تو دوران حمل اور وضع حمل کے بعد اس قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ دودھ پلانے کے زمانہ میں خوراک کی کمی کی وجہ سے بھی عورت متاثر ہوتی ہے اور اسی بچہ سے بے رغبتی کا اظہار کرتی ہے جسے دودھ پلاتی ہے اگر یہ کیفیت بڑھ جائے تو ایسی عورت پاگل بھی ہو جاتی ہے اور ہر اس چیز سے جو اچھی لگنی چاہیئے نفرت کرنے لگتی ہے۔ اس نفرت اور بے تعلقی کی وجہ سے وہ خوفزدہ بھی ہوتی ہے، اس خوف کے نتیجہ میں بیماری بڑھتی جاتی ہے۔

سپیا کی مریضہ بہت پرجوش ہوتی ہے لیکن اس کا مزاج سٹیفی سیگریا سے بھی ملتا ہے۔ سٹیفی سیگریا میں مریضہ ہر جذبہ کو اپنی شرافت کی وجہ سے دباتی ہے، غصہ کو پی لیتی ہے لیکن رفتہ رفتہ دباؤ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ زبان پر قابو رہنے کے باوجود اعصاب بے قابو ہو جاتے ہیں اور غیرمعمولی طور پر حساس ہو جاتے ہیں اور اندرونی بیماری سے متاثر ہو کر ایک دم ردعمل ظاہر ہوتا ہے۔ سپیا میں بھی اندرونی کمزوری غالب آتی ہے اور چڑچڑاپن اپنے کاموں اور عزیزوں سے بے رغبتی پیدا ہو جاتی ہے۔ مریضہ اس کیفیت کو پسند نہیں کرتی لیکن اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا اور دماغ پر بھی اثر ہونے لگتا ہے اور فوری طور سپیا نہ دی جائے تو بعض اوقات ایسی مریضہ پاگل ہو جاتی ہے یا خودکشی کر لیتی ہے۔

سپیا کی ایک اور بہت نمایاں علامت یہ بتائی جاتی ہے کہ مریضہ کے ناک پر کالے رنگ کی کاٹھی سی بن جاتی ہے جیسے پرندے کے پر ہوں۔ میں نے بھی اور ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی طرح صرف اسی علامت کو مدنظر رکھ کر بہت مریضوں کو سپیا دی لیکن کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔ اکثر جگر کی خرابی کی وجہ سے یہ نشان ہوتا ہے۔ اگر سپیا کا مزاج ہو اور جگر خراب ہو تو پھر سپیا فائدہ دے گی۔ ایسی حساس عورت جس کے جذبات منجمد ہوگئے ہوں اس کے چہرے اور ناک پر داغ ہوں تو اس میں سپیا مفید ہے۔ جگر کی خرابی عموماً یرقان پر منتج ہو جاتی ہے اور جگر کی خرابی چہرہ پر اس نشان کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہے۔ حمل کے دوران عورتوں کے چہرہ پر چھائیاں پڑ جاتی ہیں اور چہرہ بے رونق نظر آتا ہے سپیا میں بغیر حمل کے بھی یہ علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ بھورے رنگ کے موکے بھی نکلتے ہیں اور ان میں کالے کالے دھبے بننے لگتے ہیں یہ علامت خاص طور پر سپیا سے تعلق رکھتی ہے۔ جسم پر سفید یا ہلکے بھورے رنگ کے گول گول دھبے پڑ جاتے ہیں جن کا جگر کی خرابی سے تعلق ہے۔ ہومیوپیتھی اصطلاح میں انہیں Liver Spot کہا جاتا ہے۔ اگر یہ بھورے یا پیلے رنگ کے ہوں تو فاسفورس اور سپیا مفید ہے اور سفیدی مائل ہوں تو مرکسال یا فلکریا وغیرہ مفید ہونگی۔

سپیا میں قبض ہونے کا بھی رجحان ہے جو حمل کے دوران بڑھ جاتا ہے فضلہ خارج کرنے کی طاقت کم ہو جاتی ہے ایسی عورت وضع حمل کے وقت بھی دقت محسوس کرتی ہے کیونکہ عضلات کی بلاارادہ حرکت میں کمزوری ہو جاتی ہے اور پوری طاقت کے ساتھ بچہ کو باہر دھکیلنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ سپیا کی علامتیں ہوں تو اس سے بچہ کی پیدائش میں سہولت ہو جاتی ہے۔ اگر یہ مددگار نہ ہو تو کولو فائیلم اور جلسیمَم بھی کام آ جاتی ہیں۔ یہ بہت اہم دوائیں ہیں جو ایسے موقع پر ضرور موجود ہونی چاہئیں دوسرے درجہ پر کالی کارب اور پلسٹیلا ہیں سمی سی فیوجا کے کیس کی پہچان بہت آسان ہے دردیں نیچے جاکر دائیں بائیں کولہوں میں جاکر تشنجی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ جس کروٹ مریضہ لیٹے ادھر تشنج زیادہ ہو جاتا ہے۔ کولوفائیلم میں رحم کے مونہہ پر تشنج ہو جاتا ہے جس سے مونہہ سختی سے بند ہو جاتا ہے۔

جلسیمَم میں اعصابی کمزوری اور خشکی اور بالعموم اعصابی طاقت کی کمی نمایاں ہوتی ہے۔ اگر کسی مریضہ کے بارے میں پوری معلومات نہ ہوں تو سب سے پہلے کولوفائیلم دیں پھر جلسیمَم پلسٹیلا میں ہلکی نرم دردیں ہوتی ہیں جن میں طاقت نہیں ہوتی کہ جنین حرکت میں آئے۔ ایسے میں پلسٹیلا کی ایک دو خوراکیں کارگر ثابت ہوتی ہیں اور ولادت بسہولت ہو جاتی ہے۔

سپیا میں شکم خالی ہونے کا احساس رہتا ہے اور بہت بھوک محسوس ہوتی ہے یہ علامت سلفر میں بھی پائی جاتی ہے گیارہ بجے کے قریب شدید کمزوری اور معدہ میں کھرچن کا احساس ہوتا ہے کھانا کھانے سے مریض مطمئن ہو جاتا ہے لیکن سپیا میں بھوک اور کمزوری کے احساس کے باوجود کھانے سے آرام نہیں ملتا۔ اگر رحم نیچے گر جائے یا ریڑھ کی ہڈی کے عضلات ڈھیلے ہو جائیں تو سپیا فوراً اثر دکھاتی ہے۔ حمل کی قے میں بہت مفید دوا ہے اور اس کا امتیازی نشان یہ ہے کہ کھانے کے بعد قے میں سفید دودھیا مادہ خارج ہوتا ہے اس کے لیکوریا میں بھی سفید مادہ نکلتا ہے۔ اس کی بیماریوں میں مونہہ کا مزہ اور قوت شامہ متاثر ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ بو کے خلاف متلی اور قے کا ردعمل ظاہر ہوتا ہے۔

ہرپیز اس بیماری کو کہتے ہیں جس میں جلد کے اوپر اعصاب کے راستوں پر چھالے پڑ جاتے اور ان میں انفکشن ہو جاتا ہے یہ دراصل اعصابی بیماری ہے اور بہت تکلیف دہ ہے اگر چہرہ پر ہو تو اندھے ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے دماغ پر بھی اثر ہوتا ہے۔ ہرپیز کا علاج بہت ضروری ہے۔ میں عموماً آرنیکا، آرسنک اور لیڈم دیتا ہوں بعض اوقات نیٹرم میور بھی شامل کرتا ہوں۔ یہ نسخہ بہت اچھا کام کرتا ہے۔ سپیا بھی مفید ہو سکتی ہے اگر مریض میں سپیا کی دوسری علامتیں بھی موجود ہوں۔ ”رنگ ورم“ میں بھی مفید ہے جس میں بالوں کے گچھے گول دائروں کی شکل میں اترنے لگتے ہیں۔

جوڑوں اور کہنیوں میں ایگزیما ہو جائے اور کھرنڈ بنیں اور چھلکے سے بن کر اترنے لگیں تو سپیا اچھی دوا ہے۔ سپیا کے مریض کا مزاج نرم ہوتا ہے اور اکثر خواتین پلسٹیلا کی طرح رونے کا مزاج رکھتی ہیں اور اپنے آپ کو اکیلا اور تنہا سمجھتی ہیں۔

سر درد جس میں کڑوی قے بھی آئے سپیا کی علامت ہے۔ نیند پوری ہونے سے پہلے اٹھا دیا جائے اور سر میں درد ہونے لگے تو سپیا مفید ہے۔ سر درد کے ساتھ مریض اپنی نیند پوری کرلے تو سر درد مکمل رفع ہو جاتا ہے۔

آنکھ میں ہر قسم کی تکلیفوں میں بھی سپیا مفید ہے۔ مریض کا مزاج سپیا کا ہو تو بہت سی جلدی امراض کا بھی علاج سپیا سے ہو سکتا ہے۔ جلدی علامات تو بہت سی دواؤں میں مشترک ہیں اس لئے سپیا کے مریض کی پہچان آسان کام نہیں لیکن اگر اس کا مزاج، ماحول اور پس منظر کسی مریض میں ہوگا تو جلدی امراض سے بھی شفا دے سکتی ہے۔

سلفر کی طرح سپیا میں پیپ اور بدبودار مادہ خارج ہوتا ہے ناک سے سبز رنگ کا مواد خارج ہوتا ہے۔ اگر جلد اور اندرونی جھلیوں میں توڑپھوڑ ہو جائے تو سپیا مفید ہے۔

سپیا میں عموماً قبض ہوتی ہے اگر اسہال شروع ہو جائیں تو اس کے ساتھ سفید چپکنے والا مادہ بھی نکلتا ہے۔ سخت فضلہ اور پیچش میں بھی یہ سفید مادہ ہوتا ہے اور سخت بدبو ہوتی ہے۔ بواسیر کے موکے بھی بہت تکلیف دہ ہوتے ہیں پیشاب میں خون بھی آتا ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد اگر پلیسنٹا اندر ہی رہ جائے تو بہت گہری تکلیفیں پیدا ہو جاتی ہیں اس میں اگر پلسٹیلا کام نہ کرے تو سپیا بہت مفید دوا ہے لیکن پلسٹیلا اور سپیا اس وقت تک مفید ہیں جب تک خون کے اندر زہر داخل نہ ہوگیا ہو۔ جب خون میں زہر داخل ہو جائے تو سلفر اور پائرو جینم ضروری دوائیں ہیں۔ یہ دونوں دو سو کی طاقت میں ملا کر فوراً دینی چاہئیں۔ حمل کے چھٹے اور ساتویں مہینہ کی تکلیفوں میں زیادہ کام کرتی ہے۔

اگر کسی مرد کے تعلقات میں سردمہری پیدا ہو جائے تو سپیا مفید دوا ہے اسے صرف عورتوں کے ساتھ مخصوص نہیں کیا جاسکتا، عورتوں اور مردوں میں قدرِ مشترک ہے۔

چھوٹی عمر کی بچیوں میں یا دودھ پلانے کے زمانہ میں عورتوں کا حیض کا خون بند ہو جائے تو سپیا مفید ہے۔ چھوٹی عمر میں حیض کی دیگر خرابیاں پیدا ہو جائیں تو فلکیریا کارب کی طرح سپیا بھی مفید ہے۔ دودھ پلانے کے زمانے میں سپیا کا مزاج رکھنے والی عورت کا حیض بند ہو جاتا ہے لیکن فلکیریا کارب میں حیض کا خون جاری ہو جاتا ہے۔ سپیا کے مریض کے خون میں تیزابی مادے پائے جاتے ہیں اعصابی دردیں ہوتی ہیں۔ حیض کی علامتیں میوریکس سے بہت ملتی جلتی ہیں لیکن ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ سپیا میں تعلقات سرد پڑ جاتے ہیں میوریکس میں تعلقات کے جذبے اور خواہشات بہت بڑھ جاتی ہیں اگر درمیانے درجہ کی ورزش کی جائے تو سپیا کی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں بہت زیادہ ورزش کرنے سے آرام محسوس ہوتا ہے۔

سپیا میں ہاتھ پاؤں سونے کی علامت بھی ملتی ہے۔ ملیریا بخار جس میں وقت کا تعین نہ ہو اس میں سپیا ایک ترتیب پیدا کر دیتی ہے جس سے اصل دوا کی پہچان ممکن ہے یا پھر سپیا ہی شفا کا موجب بن جاتی ہے۔

عضلاتی کمزوری کی وجہ سے نظر کمزور ہو جاتی ہے، آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے ناچتے ہیں کمزوری اور رحم کی خرابیوں کے نتیجہ میں آنکھوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔ پپوٹے بوجھل ہو کر نیچے لٹک جاتے ہیں۔ کانوں کے پیچھے اور گردن کے قریب ابھار بن جاتے ہیں۔ چہرے پر زرد رنگ کے داغ نمایاں ہوتے ہیں، زبان سفید اور مونہہ کا ذائقہ بہت نمکین ہوتا ہے مریض ترش چیزیں پسند کرتا ہے۔ انتہائی نقاہت اور کمزوری کا احساس سپیا کی خاص علامت ہے کھانے کی خوشبو سے متلی ہوتی ہے جو کروٹ کے بل لیٹنے سے زیادہ ہو جاتی ہے۔

سال ۱۹۹۸ء میں تبلیغی و تربیتی جلسوں کا پروگرام

احباب جماعت مطلع رہیں کہ سال ۱۹۹۸ء میں درج ذیل تاریخوں میں تبلیغی و تربیتی جلسوں کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔

سیرت النبی ﷺ کے کم از کم چار جلسے دوران سال منعقد کیے جائیں۔ سہولت کے مطابق تاریخوں میں تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

۱۔ جلسہ یوم مصلح موعودؓ ۲۰/ فروری (تبلیغ ۱۹۹۸ء)
۲۔ جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام ۲۳/ مارچ (امان) ۹۸ء
۳۔ جلسہ سیرت النبی ﷺ ۲۶/ اپریل (شہادت) ۹۸ء
۴۔ جلسہ یوم خلافت ۲۷/ مئی (ہجرت) ۹۸ء
۵۔ جلسہ سیرت النبی ﷺ ۲۸/ جون (احسان) ۹۸ء
۶۔ ہفتہ قرآن یکم تا ۷/ جولائی (وفا) ۹۸ء
۷۔ جلسہ سیرت النبی ﷺ ۷/ جولائی (وفا) ۹۸ء
۸۔ جلسہ پیشوایان مذاہب ۶/ ستمبر (تبوک)
۹۔ جلسہ سیرت النبی ﷺ ۲۵/ اکتوبر (اخاء) ۹۸ء
۱۰۔ یوم تبلیغ۔ کم از کم سال میں دو مرتبہ ماہ جون و ماہ نومبر ایک صوبائی سطح پر ایک ملکی سطح پر۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

نماز جنازہ

مورخہ ۹۷-۱۱-۱۹ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:...... مکرمہ زبیدہ چودھری صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد رفیق صاحب۔ لندن

نماز جنازہ غائب:...... مکرمہ سعیدہ صالحہ محمد صاحبہ والدہ مکرمہ نسرین چغتائی صاحبہ۔ لندن

مکرمہ آپا صالحہ صاحبہ والدہ فہیم احمد صالح صاحب آف آسٹریلیا۔ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب ان کے بھائی تھے۔

مکرم چوہدری عبدالطیف صاحب سابق مبلغ سلسلہ۔ جرمنی

مکرمہ کلثوم باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم مشتاق باجوہ صاحب۔ سویزرلینڈ۔